REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT. No. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP 35.

جلد ۳۲ — شمارہ ۱

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: خورشید احمد انور

نائب: جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۲۶ روپے
ششماہی ۱۳ روپے
ممالک غیر بذریعہ ہوائی ڈاک ۷۵ روپے
فی پرچہ ۶۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN 143516

۲۰ ربیع الاوّل ۱۴۰۳ھ — ۶ صلح ۱۳۶۲ ہش — ۶ جنوری ۱۹۸۳ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۳ صلح (جنوری) - محترم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان جو جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کی غرض سے تشریف لے گئے تھے آج بخیر و خوبی واپس قادیان پہنچے۔ آپ کی زبانی ملنے والی مورخہ ۳۱/۱۲/۸۲ کی اطلاع مظہر ہے کہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت جلسہ سالانہ کی ہنگامی مصروفیات کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ اسی روز یعنی ۳۱/۱۲/۸۲ کو خطبہ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے وقفِ جدید کے سالِ نو کا اعلان فرمایا — اللہ تعالیٰ حضور پُر نور کا ہر آن حامی و ناصر ہو اور ہمیشہ اپنی خصوصی تائیدات سے نوازتا رہے۔ آمین۔

★ — محترم مولانا صاحب موصوف کی ہی زبانی معلوم ہوا ہے کہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ ابھی ربوہ میں ہی قیام فرما ہیں۔ اور بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

★ — مقامی طور پر جملہ درویشانِ کرام اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ ثم الحمد للہ ☆

مرکزِ احمدیت ربوہ میں

جماعت احمدیہ کے ۹۰ ویں جلسہ سالانہ کا انتہائی روح پرور اور کامیاب انعقاد

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے غایت درجہ بصیرت افروز اور وجد آفریں خطابات

اندرون و بیرون ملک سے قریباً ۲۲۰۰۰ فرزندانِ احمدیت کا عظیم الشان روحانی اجتماع

قادیان یکم صلح (جنوری) — یہاں تشریف لانے والے بعض مہمانانِ کرام کی زبانی اب تک ملنے والی اطلاعات کے مطابق مرکزِ احمدیت ربوہ میں منعقدہ جماعت احمدیہ کا نوّے واں عظیم الشان جلسہ سالانہ مورخہ ۲۶ فتح (دسمبر) کو بوقت صبح نو بجے آغاز پذیر ہو کر مسلسل تین روز تک متضرعانہ دعاؤں خصوصی عبادات اور ذکرِ الٰہی کے روح پرور ماحول میں جاری رہنے کے بعد بفضلہ تعالیٰ مورخہ ۲۸ فتح (دسمبر) کو بوقت ۵ بجے شام نہایت درجہ کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

عینی مشاہدین کے اپنے محتاط اندازوں کے مطابق عہدِ خلافتِ رابعہ میں منعقد ہونے والے اس پہلے بابرکت جلسہ سالانہ میں بفضلہ تعالیٰ ۲۲ بیرونی ممالک کے کم و بیش چار ہزار مندوبین سمیت شمعِ احمدیت کے قریباً ۲۲۰۰۰ پروانے موجود تھے۔

اس سے قبل مورخہ ۲۲ فتح (دسمبر) کو بعد نمازِ عصر سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انتظامات جلسہ سالانہ کا افتتاح کرتے ہوئے سات ہزار کارکنانِ جلسہ سالانہ اور دیگر احباب جماعت کو تلقین فرمائی کہ وہ جلسہ سالانہ کے ایام میں ذکرِ الٰہی کو زندگی کا غالب حصہ بنائیں۔ اور چلتے پھرتے کام کرتے اپنا تمام وقت یادِ الٰہی میں بسر کریں۔ کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا حصہ نکال دیا جائے تو ہمارا ایک بھی جلسہ سالانہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔

جلسہ سالانہ کے دوران سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے سامعین جلسہ کو تین انتہائی بسیط، روح پرور اور وجد آفریں خطابات سے نوازا۔ حضور پُر نور نے قریباً ایک گھنٹہ پر مشتمل اپنے بصیرت افروز افتتاحی خطاب میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس صحابہؓ کی بے مثال قربانیوں اور کفارِ مکہ کے شدید ظلم و ستم کا نہایت دردانگیز نقشہ کھینچا۔ اور بڑے جوش اور ولولہ کے ساتھ پُر شوکت اعلان فرمایا کہ دنیا کا کوئی دکھ اور کوئی غم بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے اعلان سے باز نہیں رکھ سکتا۔ حضور نے فرمایا میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ دنیا ادھر سے ادھر ہو سکتی ہے زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کی تقدیر نہیں ٹلے گی۔ نارِ ابو لہبی، نورِ مصطفوی (صلی اللہ علیہ وسلم) سے یقیناً شکست کھائے گی۔ دنیا کی کوئی طاقت، کوئی پتھر، کوئی پہاڑ سینوں پر پڑ کر بلالی آواز کو نہیں دبا سکتا۔ یہ دین غالب رہنے کے لئے ہے۔ مغلوب رہنے کے لئے نہیں آیا۔

اس بصیرت افروز جلالی خطاب کے بعد حضور پُر نور نے افتتاحی دعا فرمائی۔

جلسہ سالانہ کے دوسرے روز کے دوسرے اجلاس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قریباً اڑھائی گھنٹہ پر مشتمل خطاب فرمایا جس میں حضور نے دورانِ سال جماعت احمدیہ پر خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والے فضلوں اور برکتوں کی انتہائی روح پرور تفصیل بیان فرمائی۔ اور اس ضمن میں احبابِ جماعت پر عائد ہونے والی عظیم ذمہ داریوں کی جانب دلنشین پیرائے میں توجہ دلائی۔

اسی روز مستورات کے اجلاس میں حضور انور نے خواتین کو اسلامی پردہ کے بارہ میں پُر زور تلقین فرمائی۔

جلسہ سالانہ کے تیسرے روز چونکہ صبح ہی سے بارش ہو رہی تھی اس لئے اس روز کے دونوں مردانہ اجلاسات مسجد اقصیٰ میں اور مستورات کے اجلاسات مسجد مبارک میں منعقد ہوئے۔ حضور انور کے ذوق و شوق کا یہ عالم تھا کہ بارش اور شدید سردی کے باوجود مسجد اقصیٰ کے مین ہال، گیلریوں اور پختہ صحن کے علاوہ جلسہ گاہ کا وسیع و عریض پنڈال بھی سامعین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ آخری اجلاس میں حضور پُر نور نے قریباً اڑھائی گھنٹہ پر مشتمل انتہائی پُر معارف اختتامی خطاب فرمایا جس میں حضور نے اسلامی عدل و انصاف کے موضوع پر سیر حاصل روشنی ڈالی۔

اجتماعی دعا کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۹۰ ویں جلسہ سالانہ کے اختتام کا اعلان فرمایا۔

جلسہ سالانہ کے دوران مہمانوں کو بر وقت کھانا مہیا کرنے کے لئے ۹ لنگر جاری رہے۔ مفصل رپورٹ انشاء اللہ تعالیٰ حسبِ قدر کی آئندہ اشاعتوں میں ہدیۂ قارئین کی جائے گی ☆

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

پیشکش: عبد الرحیم و عبد الرؤف مالکان محمد عمارہ مارکیٹ صالح پور کٹک اڑیسہ

مکرم صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۶ر صلح ۱۳۶۲ ہش

پیارے آقا کا اظہارِ خوشنودی!

"بدر" ——— چودھویں رات کے اُس چاند کو کہتے ہیں جو اپنی تابانی میں درجۂ کمال کو پہنچ کر رات کی گھٹاٹوپ تاریکیوں کو بقعۂ نُور بنا دیتا ہے۔

تقسیمِ مُلک کا خونچکاں سانحہ بھی ایک ایسی ہی بھیانک اور تیرہ و تار سیاہ رات کی حیثیت رکھتا تھا ——— مرکزِ احمدیت قادیان کے بیشتر مکین اپنے سینوں میں داغِ ہجرت لئے ایک اَن دیکھی اور انجانی منزل کی طرف کُوچ کر چکے تھے۔ صرف ۳۱۳ جاں باز مُجاہدین مستقبل کے اندیشوں اور خطرات سے بے نیاز ہو کر اپنے آقا سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کے ارشاد کی تعمیل میں اس مقدس بستی کی نگہبانی کا جلیل القدر فریضہ انجام دے رہے تھے۔ مُلک کے طول و عرض میں بکھری ہوئی جماعتوں کا رابطہ وقتی طور پر اپنے محبوب رُوحانی مرکز سے قریباً بالکل ہی منقطع ہو چکا تھا۔ جنہیں از سرِ نَو منظم کر کے تبلیغ و اشاعتِ دین کی اس شاہراہ پر گامزن کرنے کی ضرورت تھی جو سیدنا حضرت اقدس مسیحِ پاک علیہ السلام نے اپنی پاکیزہ رُوحانی جماعت کے لئے متعین فرمائی تھی۔

مختلف قسم کے خطرات اور اندیشوں سے بھرپور اس تاریک رات میں سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ نے ہفت روزہ "بدر" کا اجراء فرما کر رُوحانیت کی وہ شمعِ روشن کی جو مسلسل ۳۱ سال سے چودھویں رات کے چاند کی تابانیاں بکھیرتی چلی آرہی ہے۔

۱۹۵۲ء سے لیکر ۱۹۷۹ء کے اختتام تک "بدر" کی ادارتی ذمہ داریاں یکے بعد دیگرے ایسے ہاتھوں میں منتقل ہوتی رہیں جو بلند پایہ علمی مذاق رکھنے کے ساتھ ساتھ پختگی و روانیٔ تحریر کا سلیقہ بھی رکھتے تھے۔ مگر دسمبر ۱۹۷۹ء میں سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ گرانبار ذمہ داریاں کچھ ایسے نوآموز اور ناتجربہ کار ہاتھوں کے سپرد فرمائیں جن کے لئے اپنی کوتاہ علمی کے سبب "بدر" کے اس ممتاز اور بلند علمی معیار کو برقرار رکھنا قطعاً دوبھر تھا۔ مگر "بدر" کے محترم قارئین کی نگاہ چونکہ ہمیشہ سے اپنے اس محبوب مرکزی ترجمان پر مرکوز رہی ہے اس لئے نئے کارکنان کی تمام تر کمزوریوں اور کوتاہیوں سے قطعِ نظر "بدر" کو اُن کا مخلصانہ تعاون پہلے سے بھی بڑھ کر حاصل ہوا۔ اسی کے ساتھ ساتھ "بدر" کے علمی معیار کو مزید بہتر بنانے کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے قائم فرمودہ "نگران بورڈ" کے محترم اراکین خصوصاً اس کے عالی مقام صدر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی کی مشفقانہ راہنمائی بھی قدم قدم پر ادارہ تحریر کے شاملِ حال رہی۔ چنانچہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل، بزرگانِ سلسلہ کی مشفقانہ راہنمائی اور اپنے محترم قارئین کے بھرپور قلمی اور مالی تعاون کے نتیجہ میں ادارہ تحریر اپنی مفوضہ ذمہ داریوں سے اس رنگ میں عہدہ برآ ہو سکا کہ ہمارے جان و دل سے محبوب آقا سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے زیر نمبر ۶۵۰۱/ مورخہ ۸۲-۱۰-۲۴ ایک مکتوبِ گرامی میں ازراہِ شفقت و ذرہ نوازی اپنے دستِ مُبارک سے بایں الفاظ خوشنودی کا اظہار فرمایا:—

"اللہ تعالیٰ کے فضل سے بدر کا معیار بہت اچھا ہے اور نظر آتا ہے کہ کسی نے اسے دلچسپ بنانے کے لئے محنت کی ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔"

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ اظہارِ خوشنودی جسے نہ صرف نگران بورڈ بدر اپنے رجسٹر فیصلہ جات میں بلکہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھی اپنے اجلاس میں زیر ریزولیوشن نمبر ۲۸۰-م/ مورخہ ۸۲-۱۲-۱۴ ریکارڈ کر چکی ہے یقیناً ادارہ بدر کے تمام کارکنان اور جماعت کے اُن تمام مخلص و ایثار پیشہ احباب سے تعلق رکھتا ہے جنہوں نے کسی بھی جہت سے اپنے اس محبوب مرکزی آرگن کو موجودہ معیار تک پہنچانے کے لئے دستِ تعاون دراز کیا ہے۔ ظاہر ہے کہ خُدام کے لئے اپنے آقا کے اظہارِ خوشنودی سے بڑھ کر اور کوئی بھی اعزاز فخر اور دلی مسرت و انبساط کا موجب نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے جان و دل سے محبوب اور پیارے آقا کو ہم ناچیز خُدامِ سلسلہ کے سروں پر تا دیر سلامت رکھے۔ اور ہمیں حضورِ پُرنور کی بابرکت قیادت میں پہلے سے بھی بہتر اور مقبول رنگ میں خدماتِ سلسلہ بجالانے کی توفیق عطا فرماتا رہے آمین ——— ادارہ تحریر اپنے ان تمام معاونین خاص کی خدمت میں ہدیۂ تبریک پیش کرتے ہوئے پُر امید ہے کہ "بدر" کے ظاہری اور باطنی حُسن کو مزید دوبالا کرنے کی غرض سے ان تمام مخلصین کا بھرپور قلمی اور مالی تعاون آئندہ بھی حاصل ہوتا رہے گا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

خورشید احمد انور

"تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے"

زمزمہ تیرے تقدس کا سُنایا ہم نے
اِک گراں خواب سے دُنیا کو جگایا ہم نے

تیرے قرآن کو سینے سے لگایا ہم نے
دیدہ و دِل میں عجب نُور بسایا ہم نے

پرچمِ دین کی عظمت کو بڑھایا ہم نے
کُفر و الحاد کے ایوان کو ہلایا ہم نے

کافر و مُلحد و دجّال کے طعنے سُن کر
صبر و ایمان کا عالم بھی دِکھایا ہم نے

گردشِ وقت کی آنکھوں سے مِلا کر آنکھیں
بزمِ تثلیث میں کہرام مچایا ہم نے

حق کا اظہار کیا، حق کی حمایت کی ہے
"کوئی دِکھلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے"

ہم نے للکارا ہے یورپ کے کلیساؤں کو
دامنِ شرک کے پُرزوں کو اُڑایا ہم نے

خارزاروں میں ترے دیں کے مُبشّر ہم ہیں
مرغزاروں کو ترا نغمہ سُنایا ہم نے

کِس نے تاریکیٔ حالات کا توڑا پندار
کِس نے راہوں کو اُجالوں سے سجایا؟ ہم نے

کِس نے بُجھتی ہوئی شمعوں کو ضیائیں دی ہیں
کِس نے ذہنوں کے چراغوں کو جلایا؟ ہم نے

دِل پہ انسان کے۔ دُنیا میں جہاں تک پہنچے
نقشِ اخلاقِ مقدس کا بٹھایا ہم نے

پھیلتی جاتی ہے لحنِ دلِ محمودؓ کی ضَو!!
شب کی ظُلمت کو سحر تاب بنایا ہم نے

یہ ترا ہی تو کرم ہے اَے رسُولِ عربیؐ
فیض بے پایاں جو ہر راہ میں پایا ہم نے

"ہم ہُوئے خیرِ اُمم تجھ سے ہی اے خیرِ رُسُلؐ"
"تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے"

ثاقب زیروی

خطبہ جمعہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے حُسن سے روح کو خوبصورت بنالینا اسلام ہے

اس کے بغیر نہ خدا تعالیٰ کا پیار آپ حاصل کر سکتے ہیں نہ حقوق الانسان ادا کر سکتے ہیں

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ۔ مورخہ ۲۳ شہادت ۱۳۶۱ ہش بمطابق ۲۳ اپریل ۱۹۸۲ء بمقام مسجد احمدیہ اسلام آباد

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:-

اسلامی تعلیم دو حصوں میں منقسم ہے۔ ایک کا تعلق اللہ تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی کے ساتھ ہے۔ اور دوسرے کا تعلق اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حقوق کی ادائیگی کے ساتھ ہے۔ ہمیں یہ بھی حکم ہے کہ تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰهِ ۔ یہ دونوں باتیں جن کا ذکر میں نے پہلے ایک دو فقروں میں کیا، اس چھوٹے سے فقرے میں بیان ہوئی ہیں۔ اس میں ہمیں یہ کہا گیا ہے کہ بندہ بننے کے لئے

اللہ تعالیٰ کی صفات

کی معرفت کا حصول ضروری ہے۔ عرفانِ باری کے بغیر انسان مقصدِ پیدائش کے حصول میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔

اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کے متعلق قرآن کریم نے بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ جو بنیادی باتیں ان صفات میں ہمیں نظر آتی ہیں وہ اللہ تو اپنی ذات میں تمام صفاتِ حسنہ سے متصف اور ہر قسم کے نقائص اور رذائل اور کمزوریوں سے پاک اور منزہ ہے۔ اور جو اس کی صفات ہیں انہی کے جلووں نے اس کائنات کو پیدا کیا۔ اور ان صفات کی بنیاد ربوبیت ۔۔۔ اس کی صفت رب، رحمان ہونا، رحیم ہونا اور مالکِ یوم الدین ہونا ہے۔ اگر ہم اللہ تعالیٰ کی ان چار (اُمّہات الصفات جنہیں کہا جاتا ہے) صفات کا علم رکھتے ہوں اپنی اپنی طاقت اور استعداد کے مطابق، تو ہم اس قابل ہو جاتے ہیں کہ ہم پر جو ذمہ داری اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے متعلق ڈالی گئی ہے وہ ہم پورا کر سکیں۔

پہلی دو صفتیں جو ہیں

ربّ ہونا اللہ تعالیٰ کا اور رحمٰن ہونا، ان میں انتہائی وسعت ہے۔ ہر چیز کو اُس نے پیدا کیا۔ ہر چیز میں اس نے کچھ قوتیں اور صلاحیتیں اور طاقتیں پیدا کیں اور اُصولِ تدریج کے مطابق ہر چیز کی نشو و نما کے سامان پیدا کئے۔ اور ہر چیز کو اس نے کمالِ نشو و نما تک پہنچایا۔ یا جہاں تک انسان کا تعلق ہے، پہنچانے کے سامان پیدا کئے۔

یہ جو کائنات ہے اس میں مختلف قسم کی اشیاء ہمیں نظر آتی ہیں۔ مثلاً نباتات ہے۔ ان درختوں میں مثلاً آم کا درخت ہے؛ آم کا درخت ابتداء میں خدا نے جس طرح پیدا کیا، اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ لیکن اس وقت وہ اپنی گٹھلی سے پیدا ہوتا ہے۔ ہم گٹھلی لگاتے ہیں۔ اس میں سے ایک شاخ نکلتی ہے۔ پھر وہ بڑی ہوتی ہے۔ پھر وہ اپنے اچھے خاصے قد کو پہنچتی ہے۔ پھر اس سے پھل پیدا ہونے شروع ہوتے ہیں۔ اور انسان کو اُس نے یہ عقل اور سمجھ عطا کی کہ پیوند کر سکے، اچھے آم کا درخت، عام گٹھلی جو ہے اس سے جو درخت پیدا ہوا، اُس کے ساتھ۔ اور اس درخت میں یہ قوت رکھی کہ وہ اس پیوند کو قبول کرے اور اپنی جو پیداوار ہے، جو اس کا نتیجہ نکلا، جو ثمر ہے اس کوشش کا، اس میں زیادہ لذت پیدا ہو۔ اور بہت سی دوسری صفات ہیں جن کی تفصیل میں اس وقت جانے کی ضرورت نہیں، جو پیوند کے نتیجہ میں پیدا ہو جاتی ہیں۔

اس کائنات میں ہیرا

ہے۔ پتہ نہیں کتنے ہزار سال میں مٹی کے اجزاء مختلف مدارج میں سے گزر کے ہیرا بنتے ہیں۔ اتنا لمبا زمانہ ہے اور اتنی تھوڑی تحقیق ہے اس پر کہ اس کا سمجھنا شاید ہمارے لئے مشکل ہو۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ شاید لاکھوں، کروڑوں سال میں مٹی کے اجزاء ہیرے کی شکل اختیار کرتے ہیں۔ میں آسان ایک اور مثال لے لیتا ہوں سمجھنے کے لئے۔ ست سلاجیت ہے۔ ایک دوائی ہے۔ پہلے سمجھتے تھے یہ کا حصہ ہے۔ اب تحقیق یہ ہوئی کہ ایک بڑی چھوٹی بوٹی ہے جس کا قد بمشکل ایک چاول کے برابر ہے اور لیچن (LICHEN) اس کو کہتے ہیں انگریزی میں؛ وہ پتھروں کے اُوپر سبز سی ایک، جس طرح مخمل ہوتی ہے اس طرح تہ جم جاتی ہے مٹی کے ذروں اور اس بوٹی کی۔ اس میں سے پانی رِستا ہے اور اگر، جس پتھر پر یہ جمی ہو، اس میں تریڑ ہو تو یہ پانی اس تریڑ میں نیچے گرتا ہے، گرتا رہتا ہے اور کئی سو سال کے بعد وہ ست سلاجیت کی شکل اختیار کرتی ہے جو دوائی ہے، جس میں بڑی طاقت ہے جو بہت سے فوائد اپنے اندر انسان کے لئے رکھتی ہے، جس میں اتنی گرمی ہے کہ سردیوں میں وہ منجمد پتھر کی طرح ہوتی ہے۔ گرمی میں ایک دن ایک دفعہ میرے پاس پڑی ہوئی تھی۔ خیال نہیں کیا، تو ٹین کے جس ڈبے میں تھی (کوئی ایک چوتھائی ست سلاجیت تھی اس میں) اچانک نظر پڑی، تو اُبل اُبل کے وہ اپنے کناروں سے باہر گر رہی تھی۔ اتنی گرمی اس کے اندر اس گرمی کے نتیجہ میں پیدا ہو چکی تھی ۔۔۔ ایک دفعہ کالج کے لڑکوں نے اپنے نوکر سے مذاق کیا (کاغان وادی میں پھر رہے تھے) اُسے بہت سی ست سلاجیت کھلا دی۔ بیچارا گھبرا گیا۔ اس نے رات کے دو بجے کھڑکی کھول کے، اپنی قمیص اُتار کے جسم کو باہر کیا اور کہا مجھے تو آگ لگی ہوئی ہے، میرے جسم کے اندر ۔۔۔ تو انسان کے فائدے کے لئے یہ چیز پیدا ہوئی۔ اور سینکڑوں سال میں نشو و نما کے بعد اسے اس کی اپنی شکل ملی جس کے نتیجہ میں انسان کو فائدہ پہنچتا ہے۔

تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰهِ

ان صفاتِ باری کی معرفت کے بعد پھر حُسنِ سلوک انسان کے ساتھ آجاتا ہے۔

رَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ (الاعراف آیت: ۱۵۷)

جس طرح خدا تعالیٰ کی رحمت نے ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے اسی طرح خدا تعالیٰ کے پیارے بندے جو ہیں اُن کی رحمت نے بھی اس کائنات کی ہر شے کا احاطہ کیا ہوتا ہے۔ کائنات کی ہر شے کو تو اس وقت چھوڑیں، ہم صرف انسان کو لیتے ہیں۔ انسان سے اس کا سلوک اتنے پیار کا اور خیر خواہی کا ہوتا ہے کہ انسان کی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔

اسلام یہ ہے ۔ حُسنِ اخلاق

اس کے علاوہ اسلام ہے ہی نہیں۔ اس دائرے سے باہر اسلام نہیں نظر آتا۔ جہاں تک انسان کا انسان سے تعلق ہے۔ جہاں تک انسان کا خدا سے تعلق ہے اس وقت میرا مضمون نہیں وہ۔ اللہ تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی جو حصہ ہے جس کو ہماری عبادت کی حقیقت نہیں۔ تو حقوق کی ادائیگی پھر انسان کی طرف ہی لوٹتی ہے۔ لیکن میں نے بتایا وہ میرا مضمون نہیں۔

اس وقت میں یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ اچھے اخلاق، وہ اخلاق جو ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں نظر آتے ہیں اُن اخلاق کے حُسن اور نور سے منور اور خوبصورت بنا لینا اپنے نفس اور رُوح کو، یہ اسلام ہے اور اس کے بغیر نہ خدا تعالیٰ کا پیار آپ

سکتے ہیں ۔ ... حقوق الانسان آپ ادا کرسکتے ہیں۔ یہ رحمت جو ہے مثلاً یہ بزدل نہیں یعنی بزدلی کے سرچشمے سے نہیں نکلتی۔ جس وقت اسلام کے دشمنوں نے اپنی طاقت کے نشے میں، اپنی طاقت کے گھمنڈ میں، اپنی اچھی تلواروں کو دیکھتے ہوئے سمجھا تھا کہ ہم ROOT FORCE ہیں، اس مادی طاقت کے ساتھ اسلام کو مٹا دیں گے، اس وقت کمزور، بہت UNDER NOURISHED جن کو کھانے کو بھی پورا نہیں ملتا تھا۔ اور جسمانی لحاظ سے کمزور تھے۔ ان کے وجود سے اللہ تعالیٰ نے یہ معجزہ دکھایا کہ مخالفین اسلام اپنے ان منصوبوں میں کامیاب نہیں ہوسکتے، جیسا کہ خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا۔ لیکن جس وقت یہی رؤسائے مکہ اپنی تمام طاقتوں کے باوجود اور اپنے جتھے رکھتے ہوئے بھی اس حالت میں پہنچے کہ ان کے دماغ نے یہ فیصلہ کیا کہ آج ہم اسلام کا مقابلہ نہیں کرسکتے۔ اور اس لئے تلوار کو میان سے نکالنا لایعنی ہے، بے فائدہ ہے اور جس وقت انہوں نے اس حقیقت کو پہچانا کہ ہم نے اپنے وقت میں انتہائی مظالم ڈھائے مسلمانوں پر۔ اور اس قدر اذیتیں پہنچائیں کہ ان کا شمار نہیں۔ آج جو بھی ہم سے سلوک کریں حق بجانب ہوں گے۔ اس طاقت کے وقت اور اس فتح کے زمانہ میں یہ اعلان لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ (یوسف آیت: ۹۳) تم سب کو معاف کردیا۔ اُحد کے موقع پر یہ اعلان نہیں ہوسکتا تھا۔ یعنی اگر اعلان ہوتا تو اس کی عظمت کو اور اس کے حُسن کو دُنیا نہ پہچانتی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا محض یہ اعلان کافی نہیں تھا

عظمت یہ ہے

کہ آپ نے کہا میں معاف کرتا ہوں۔ اور اپنے خُدا سے دُعا کرتا ہوں کہ وہ بھی تمہیں معاف کردے۔ یہ حُسنِ اخلاق کا ایک مظاہرہ ہے۔ ہر شخص سے، ہر قوم سے، دُنیا کے ہر خطے سے اسلام نے پیار کیا۔ اور حُسنِ اخلاق سے اُن کے دل خُدا اور اس کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جیتے۔

محض نمازیں پڑھ لینا، محض درود بھیجنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر، محض ورد کرنا ظاہری چیز ہے۔ ہم نہیں جانتے وہ قبول ہوتی بھی ہے یا نہیں ہوتی۔ تم نہیں جانتے کہ اس کا نکلتا بھی ہے یا نہیں نکلتا۔ اور اگر نتیجہ نکل آئے تو سوائے اس کے کہ اچھے اخلاق ہوجائیں اور کوئی شکل ہی نہیں بنتی اس کی۔ یعنی کوئی شخص یہ کہے کہ میں خُدا کو پیارا اس لئے ہوں کہ اگرچہ میں اُس کی مخلوق کے حقوق کو غصب کرنے والا ہوں لیکن اس کے سامنے گھنٹوں گر کے عاجزانہ دُعائیں کرنے والا ہوں۔ تو ہم کہیں گے کہ جھوٹے ہو تم! اگر تم خُدا کو پہچانتے تو خدا کے بندوں کو ایذاء نہ پہنچاتے۔

ہماری تاریخ میں، جو بظاہر نیکی کی تحریک تھی، وہ دو حصوں میں منقسم ہوگئی۔ ایک گروہ (فقہاء) ... فقہ سے دب سکتے ہیں یعنی ان چیزوں میں پڑ گئے کہ وضو اس طرح کرنا چاہیئے۔ اگر وضو کرتے ہوئے کہنی جو ہے وہ خشک رہ گئی تو اللہ تعالیٰ سزا دے گا وغیرہ وغیرہ۔ ان چیزوں

باریکیوں میں پڑ گئے

فقہاء کہلاتے۔ اور دُوسرا بڑا گروہ تھا وہ صوفیاء کا تھا۔ تصوّف جو ہے سوائے حُسنِ اخلاق پر زور دینے کے کسی اور چیز کا نام نہیں۔ بعد میں تنزّل پیدا ہوا صوفیاء کے مسالک میں بھی۔ اور جو حقیقت تھی وہ نظر انداز ہوگئی ایک زمانہ کے بعد۔ اور مرورِ زمانہ کے نتیجہ میں، یہ اَور بات ہے۔ لیکن سید عبد القادر جیلانی ہیں، یہ سارے بزرگ تصوّف کے میدان میں جنہوں نے خدمت کی ... اسلام کی ... پیدا ہوئے اور سارا زور ان کا اخلاق کے اوپر تھا۔ اور آج باریکیوں میں گئے کہ انتہا نہیں۔ مثلاً زبان ہے۔ زبان کے اوپر حُسنِ اخلاق کے لئے یہ پابندیاں لگائی گئیں۔ قول نہیں کافی۔ قول ... ہونا چاہیئے۔ ہر وقت بولنا نہیں۔ آزادی ہے بولنے کی ویسے تو اسلام کہتا ہے۔ بولنے کی اجازت ہے لیکن بولنے کے نتیجہ میں فساد پیدا کرنے کی اجازت نہیں۔ تو ان باریکیوں میں صوفیاء گئے ہیں، ایک ایک چیز لے کے اور اس کے اوپر زور دیتے چلے گئے ہیں۔

اصل چیز تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ ہے۔ اصل چیز یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کے جلوے جو ہیں اُن کو آدمی پہچاننے لگے۔ اور عرفانِ باری (ایک محاورہ ہم نے بنا لیا) حاصل ہو۔ اور خدا تعالیٰ کی صفات کے جلوے تو بے شمار ہیں۔ ایک دن میں اتنے ہو جاتے ہیں کہ ساری دُنیا کے انسان کے دماغ ان کو اپنے احاطہ میں

نہیں لے سکتے۔ لیکن ہر شخص اپنی طاقت اور استعداد کے مطابق اپنے ماحول میں جلوے دیکھ سکتا ہے۔ اگر وہ چاہے،

اِدھر توجہ کرنی چاہیئے

کس طرح خدا تعالیٰ اپنے بندوں سے پیار کر رہا ہے؟ قرآن کریم نے جو یہ اعلان کیا کہ

مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَیْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِی الْاَرْضِ
فَکَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیْعًا ؕ
(المآئدہ آیت: ۳۳)

کہ انسانی جان کی حُرمت اتنی عظیم ہے کہ بغیر حق کے ایک جان لینا، انسانیت کا خون کرنا ہے اس کے مقابلے میں خُدا تعالیٰ کی رحمت کا جلوہ بھی ہمیں نظر آتا ہے۔ اب نئی تحقیق سے یہ معلوم کیا کہ انسان اپنی روزمرہ کی معمولی زندگی میں ایک گھنٹے میں ہزاروں موتوں میں سے گزرتا اور خدا تعالیٰ اس کی جان کی حفاظت کرتا ہے۔

ان جلووں کو دیکھ کر اور خدا تعالیٰ کی اس صفت کو ملاحظہ کرکے انسان اپنی ذمہ داری کو سمجھ سکتا ہے کہ انسانی جان کی حفاظت کتنی ضروری ہے۔ اور انسانی جان کی حفاظت ہر طرح اور ہر لحاظ سے فساد نہ کرتے ہوئے، فساد کو مٹا کر (ہزار طریقے ہیں اس کی حفاظت کے) خُدا تعالیٰ کی اس صفت کا رنگ اپنی صفات کے اُوپر ہم چڑھا سکتے ہیں، وہ رنگ ہمارے اندر روشن ہوسکتا ہے ــــ کھانا ہے۔ قرآن کریم نے اعلان کیا

ءَ اَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ۝
(الواقعہ آیت: ۶۵)

خُدا تعالیٰ کی صفات کا ایک جلوہ یا جلووں کا ایک مجموعہ، گروپ جو ہے وہ یہ ہے کہ انسانی زندگی اور بقاء کے لئے خدا تعالیٰ اپنے فضل اور رحمت سے ایک غذا پیدا کرتا ہے جو انسان کے بس کی بات نہیں۔ جس طرح میں نے بتایا انسانی جان کو ایک گھنٹے میں ہزاروں موتوں سے وہ بچاتا اور اس کی غذا کو بھی ہزاروں ہلاکتوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ انسان اپنی حماقت اور جہالت کے نتیجہ میں سمجھتا ہے کہ میں نے اپنے لئے غذا پیدا کی۔ خُدا کہتا ہے میرے جلووں کی پیروی کرکے، اپنی صفات میں میرا رنگ پیدا کرکے، میرا قُرب حاصل کرکے، میرے فضل اور رحمت کو لے کر تم اپنی اور اپنوں کے لئے غذا پیدا کرسکتے ہو، ورنہ نہیں کرسکتے۔

اور اس بات کو عملاً ظاہر کرنے کے لئے ایسا کرتا رہتا ہے۔ اب گندم تیار ہے۔

ایک سال یہ ہُوا

ہمارے ربوہ میں کہ بالکل کٹائی کے لئے تیار تھی۔ دانہ پڑ چکا تھا بیج میں، ذرا کچا تھا۔ دو چار دن کے اندر اس کو کاٹ دینا تھا زمیندار نے۔ تو ربوہ کے ماحول میں ایک چھوٹی سی بدلی آئی۔ اور ژالہ باری شروع ہوگئی۔ کسی کھیت کو سارے کا سارا تباہ کردیا، ایک سِٹّہ بھی نہیں چھوڑا اس کا۔ کسی کھیت کے، محاورہ ہے ناں فیصد کی بجائے ہم کہتے ہیں، بارہ آنے تباہ کر دیئے۔ کسی کے آٹھ آنے تباہ کر دیئے۔ کسی کی چونی تباہ کر دی۔ کسی کا آنہ تباہ کردیا۔ اور ساتھ کھیت ایسا بھی تھا جس کا ایک سٹہ بھی نہیں تباہ ہُوا۔ ایک بدلی چکر لے رہی ہے خدا کے حکم سے۔ یہ چھوٹی سی بدلی اولے برسنے شروع ہوگئے۔ کہیں نشانہ ٹھیک ... گر رہا ہے کہیں نہیں گر رہا۔ میں نے اور آپ نے انتظام کیا تھا ان کی تباہی اور حفاظت کا یا خدا تعالیٰ نے اپنے حکم سے فرشتوں کے ذریعے سے ایسا انتظام کیا تھا؟ اور گر میری بھی زمینیں ہیں۔ وہاں کا کارندہ جو میرا تھا (بالکل مغرب سے ایک گھنٹہ پہلے یہ واقعہ ہُوا) میرے پاس آیا تو اُس کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ کہنے لگا کہ آدھی ... گندم خراب ہوگئی ہے۔ تباہ ہوگئی ہے۔ مجھے بڑا غصہ چڑھا۔ میں نے کہا بڑے نالائق ہو تم۔ جو آدھی رہ گئی وہ خدا نے فضل کیا تو رہ گئی۔ میں اور تم تو نہیں اس کو بچا سکتے تھے۔ تو واپس جاؤ اور

آدھا گھنٹہ وہاں اللہ اکبر کے نعرے لگاؤ

اور الحمد للہ اُونچی اونچی پڑھو۔ پھر مجھے آکے رپورٹ دینا۔ اس کی دین ہے وہ بخشتا ہے کہ میرے اختیار میں ہے۔ میرے پر تو اس نے یہ فضل کیا کہ جب میں نے اس کا حق سمجھا اور کوئی شکوہ ایک سیکنڈ کے لئے بھی میرے دل میں نہیں

پیدا ہوا کہ یہ کیا ہو گیا۔ تو اگلی فصل میں معمول سے زیادہ پہلی فصل کا جو نقصان ہوا تھا اس سے کہیں زیادہ پورا کر دیا خدا تعالیٰ نے

تو خدا تعالیٰ کا جب اپنے بندوں سے یہ سلوک ہے کافر و مومن کے ساتھ، جہاں تک صرف دنیوی ضروریات کا تعلق ہے تو بندوں پر بھی تَخَلَّقُوْا بِأَخْلَاقِ اللّٰہِ کے مطابق

یہ فرض عائد ہوتا ہے

کہ وہ خدا کے بندوں سے کافر اور مومن کے [illegible] بغیر اس قسم کا سلوک کریں۔ یہ ہے حسنِ اخلاق۔ یہ نہیں کہ اگر کوئی کافر ہو مسلمان نہیں کہتا اپنے آپ کو، وہ بھوکا ہو اور آپ خوش ہوں کہ وہ بھوکا ہے۔ آپ کا تو چین اُٹھ جانا چاہیئے کہ خدا کا بندہ ہو ہے وہ بھوکا ہے [illegible] میں نے پیٹ بھر کے کھا لیا۔

ایک دفعہ میں نے تحریک کی تھی، اب غالباً [illegible] جماعت احمدیہ میں جو عہدیدار ہیں اور جو اخلاص [illegible] اور اس [illegible] ہے، ان کا [illegible] ہے کہ یہ دیکھیں کہ کوئی احمدی فرد [illegible] رات کو

بھوکا تو نہیں سوتا؟

میں نے خطبے میں اعلان کیا، وہ خطبہ چھپ گیا۔ تجارت کے ایک غیر احمدی دوست نے مجھے خط لکھا کہ آپ نے یہ کیوں کہا ہے کہ کوئی احمدی بھوکا نہ سوئے۔ یہ کیوں نہیں کہا کہ کوئی بھی بھوکا نہ سوئے۔ میں نے کہا تم ٹھیک کہتے ہو۔ میں نے اس لئے نہیں کہا کہ اگر ہم یہ کریں گے تو پھر آپ کو تنگ کرنے کے لئے ایک طبقہ آ جائے گا کہ احمدیوں کے ہاتھ سے نہ لو روٹی اور نہ کھاؤ۔ تو تمہاری حفاظت کے لئے میں نے کیا ہے۔ لیکن دل تو میرا یہی چاہتا ہے کہ کوئی بھوکا نہ سوئے۔ دل تو میرا یہی چاہتا ہے کہ ہر انسان جو بیمار [illegible] گیا اس کو خدا تعالیٰ کی پیدا کردہ دوا میسر آ جائے۔ اور یہی وجہ ہے ہم نے جہاں اس قسم کے حالات نہیں پہنچے ہیں وہاں تک [illegible] ہیں ہسپتال کھول دیئے۔ دل ہمارا چاہتا ہے کہ ہر انسان خدا تعالیٰ کی صفات کے جلووں کے نتیجہ میں جو علوم پیدا ہوئے ہیں ان کو سیکھے ہم نے بہت سے انٹر میڈیٹ کالج کھول دیئے۔ سکول کھول دیئے۔ یہ حقیقت ہے کہ

افریقہ کے بہت سے ممالک

ایسے ہیں جن میں ہمارے جانے سے پہلے ایک پرائمری سکول بھی نہیں تھا کسی مسلمان کا۔ اور اس وقت سینکڑوں احمدیہ سکول کہلاتے ہیں وہ۔ پرائمری سکول، مڈل سکول، اور انٹر میڈیٹ کالج کے برابر ہائر سیکنڈری سکول (انٹرمیڈیٹ کے برابر ہے ان کا معیار) کھولے۔

میں یہاں پرنسپل رہا ہوں۔ مجھے حکم تھا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کہ یہ

کالج تبلیغ کے لئے نہیں

اس لئے ہے کہ ہماری قوم تعلیم میں بہت پیچھے ہے۔ ان کو تعلیم میں آگے کیا [illegible] یونیورسٹی کہتی تھی جتنے لڑکے داخل کرو ان کے دس فیصد کو تم [illegible] FEE CONCESSION دو۔ میں نے اپنی منتظمہ سے اجازت لے کے اور ان کے علم میں لا کے، پچاس فیصد کو FULL FEE CONCESSION بھی دے دیا۔ اور مراعات بھی دے دیں۔ کیونکہ جماعت کی پالیسی یہ تھی۔ اور سینکڑوں ایسے ہونہار بچے کہ جو تعلیم حاصل ہی نہیں کر سکتے تھے، اگر وہ میرے پاس نہ آ جاتے، ان کو تعلیم دلوائی۔ ہر فرقے سے ان کا تعلق تھا۔ ہر [illegible] سے ان کا تعلق تھا۔ غیر تعلیم [illegible] سے ان کا تعلق تھا۔ میں نے کوئی پرواہ نہیں کی۔ میں نے کہا تم مستحق ہو مالی لحاظ سے اور ذہین ہو۔ تمہارا حق بنتا ہے۔ وہ تمہیں مل جائے گا، جہاں تک میری طاقت ہے۔

اور اس کا بڑا اچھا نتیجہ نکلا۔ یہاں تو چونکہ اور بھی کالج ہیں، نظر نہیں آتا۔ پچاس سال سے جماعت احمدیہ افریقہ میں کام کر رہی ہے۔ اب تو ہماری دیکھا دیکھی دوسروں نے بھی کچھ سکول اور کالج کھولے ہیں۔ لیکن ایک وقت ایسا آیا

ہے کہ افریقہ میں کوئی پڑھا لکھا افریقن ایسا نہیں تھا جس نے جماعت احمدیہ کے کالج میں یا سکول میں تعلیم نہ حاصل کی ہو۔ ایک بھی نہیں تھا۔ بڑا پیار کرنے والے ہیں یہ لوگ۔

تو حسنِ اخلاق سیکھاؤ۔

یہ اسلام ہے،

یہ احمدیت ہے۔ یہ سوچو ہی نہ کہ دوسرے کا تمہارے ساتھ کیا سلوک ہے؟ یہ دیکھو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم سے کیا چاہتے ہیں کہ تمہارا خدا کی مخلوق کے ساتھ کیا سلوک ہے؟ ہم نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چل کر اپنے اللہ کو راضی کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ اللہ کو راضی کرنے کی کوشش کریں محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چل کر۔

خدا تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا کرے اور ساری دنیا اس حسن اور نور سے منور ہو جائے۔ آمین۔

(منقول از روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ یکم نومبر ۱۹۸۲ء)

انڈونیشیا میں ۸۵ افراد کا قبولِ احمدیت

ایک نئی جماعت کا قیام

انڈونیشیا میں اس وقت جماعت کے گیارہ مبلغ کام کر رہے ہیں۔ ان میں سے تین مرکزی مبلغین ہیں اور [illegible] ماہ ستمبر کی موصولہ رپورٹ سے ظاہر ہے کہ باندونگ، PALEMBANG، جوگجاکرتا اور [illegible] SWADAYA [illegible] ۸۵ افراد بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے۔ باندونگ کے علاقہ میں ایک [illegible] ہیجر وی [illegible] نے بیعت کی اور ان کی تبلیغ کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کے گھر کے [illegible] افراد نے بیعت کی ہے۔ جوگجاکرتا کے مشن میں ایک نئے گاؤں میں جماعت قائم ہوئی۔ وہاں [illegible] ان الفاظ میں اس کا اظہار [illegible] یوں نقل کرتے ہیں تا [illegible] ہو گئیں۔ وہ [illegible]

[illegible] خدا تعالیٰ کے لئے کام کرتا ہے اور حضرت مسیح موعودؑ کی صداقتوں کا اعتراف کرتا ہے کو زبان سے یہ الفاظ خود بخود نکل جاتے ہیں کہ حضرت مرزا غلام احمد خدا تعالیٰ کے سچے مامور ہیں اور یہ پاک وجود آخر کار غلبہ حاصل کر لیں گے۔ کیونکہ غلبہ کے آثار آج سر زمین انڈونیشیا کے ایک گمنام گاؤں سے یوں ظاہر ہوئے ہیں کہ کئی سعید روحیں بڑی احمدیت کی طرف آ رہی ہیں۔

[illegible] رپورٹ سے ظاہر ہے کہ بفضلہ تعالیٰ مبلغین کی امامت میں مشنوں میں عمومی مواقع پر نماز تہجد با جماعت کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ [illegible] نمازوں کے بعد قرآن مجید، احادیث، ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ کا درس دیا جاتا ہے۔ [illegible] دعائیں زبانی یاد کرائی جاتی ہیں۔ مبلغین جماعتوں کے باقاعدہ دورے کرتے ہیں۔ جہاں ممکن ہو جلسے منعقد کر کے پیغام حق پہنچایا جاتا ہے۔ انفرادی ملاقاتوں کے ذریعہ بھی تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیا جاتا ہے۔ جماعت کے لٹریچر کا مطالعہ کرنے کے بعد دلچسپی رکھنے والے احباب مشن ہاؤس میں آ کر تبادلۂ خیالات کرتے ہیں۔

ستمبر کے مہینہ میں بھارت سے ایک جہاز کا کمانڈر انڈونیشیا پہنچا تو جہاز کے کپتان صدیقی صاحب جزیرہ [illegible] SOUTH [illegible] کے مشن ہاؤس میں آتے رہے۔ ان کے ایمان افروز خطابات سے احباب جماعت نے بہت حظ اٹھایا۔ کیپٹن مذکور کے والد مکرم عبد القادر صاحب حضرت مسیح موعودؑ کے صحابی تھے۔

یہاں جماعت مشن ہاؤس کے ساتھ گیسٹ ہاؤس بھی تعمیر کر رہی ہے۔ اب تک اس پر ڈیڑھ لاکھ [illegible] روپیہ خرچ ہو چکا ہے۔ باندونگ کے شہر پاروننگ میں مرکز کی تعمیر کے لئے جو زمین ایکڑ زمین خریدی گئی ہے [illegible] مسجد قریباً پایہ تکمیل کو پہنچ چکی ہے۔ سماپورہ کی جماعت مسجد کی تعمیر مکمل کر چکی ہے۔ اس کا افتتاح [illegible] کو ہوا۔ احباب دعا فرماویں اللہ تعالیٰ اس مسجد کو ہدایت و تربیت کا ذریعہ بنائے۔

[illegible] کے افتتاح کے موقعہ پر جماعتوں نے بکرے بطور صدقہ ذبح کئے۔ [illegible] اور [illegible] [illegible] ہو گئی۔ اور ہر خاص و عام تک اس خوشخبری کو پہنچایا گیا۔ خدمتِ خلق [illegible] PONTIANAK [illegible]

[illegible] الفضل نوبیہ اطلاع دیتے ہیں، یہاں پہنچ [illegible] [illegible]

[illegible] مشن ہاؤس آتے رہتے ہیں انہیں بار بار تبلیغ کیا گیا۔ مبلغ منظور احمد صاحب [illegible]

[illegible] "[illegible]" کا خصوصی نمبر شائع ہوا ہے [illegible] بشارت [illegible] کی تصویر [illegible]

[illegible] میں یہ رسالہ پیش کیا جا رہا ہے۔ ظفر اللہ احمد صاحب [illegible] SURABAYA [illegible] لکھتے ہیں کہ

---

* ADVENTIST کو دورانِ تبلیغ جب حضرت مسیح موعودؑ کا فوٹو دکھلایا گیا تو انہوں نے تصویر دیکھ کر کہا "یہ اللہ والی کی طرح ہیں" چنانچہ انہوں نے قرآن مجید کی تفسیر اور دیگر کتب جماعت مطالعہ کے لئے طلب کیں جو انہیں فراہم کی گئیں۔ احباب دعا فرماویں اللہ تعالیٰ مبلغین کی مساعی میں برکت عطا فرماوے اور اپنے وعدوں کو پورا فرماتا ہے۔ (بحوالہ الفضل ربوہ ۲۵ نومبر ۱۹۸۲ء)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پہلے نبی تھے جو سارے زمانہ کا درد لیکر آئے تھے!

اس شان کا نبی پہلے کبھی نہیں آیا تھا جو ساری دُنیا سے برابر ہمدردی رکھتا ہو!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز درس حدیث

سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۰ وفا ۱۳۶۱ ہش (۲۰ جولائی ۸۲ ۱۹ء) کو بعد نمازِ فجر مسجد مبارک میں احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا نہایت حق پُر معارف درس دیا۔ اس کا مکمل متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے!!

تعوذ اور تسمیہ پڑھنے کے بعد حضور نے قرآن کریم کی مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت فرمائی:۔

وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ۝ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ۝ اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا ۝ فَوَقٰهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا ۝

(الدھر آیت ۹ تا ۱۲)

پھر مسنون طریق پر درود شریف پڑھا اور فرمایا:۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی وحی کا نزول

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم پر جب پہلی وحی نازل ہوئی تو آپ کے دل پر اس کا بہت گہرا اثر تھا اور بہت سخت گھبراہٹ اور بے چینی کے عالم میں آپ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئے اور فرمایا: لَقَدْ خَشِيْتُ عَلٰى نَفْسِيْ۔ کہ مجھے تو اپنی جان کے لالے پڑ گئے ہیں۔ حضرت خدیجہؓ کے متعلق آتا ہے کہ انہوں نے دو تو پوچھا۔ پوچھنے کے بعد تسلی کے طور پر فرمایا:۔

كَلَّا وَاللّٰهِ مَا يُخْزِيْكَ اللّٰهُ اَبَدًا اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ۔

(بخاری باب كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الْوَحْيِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

کہ اے میرے آقا! آپ کو کیا فکر ہے؟ کیا آپ جیسے وجود کو بھی کبھی خدا ضائع کر سکتا ہے؟ كَلَّا وَاللّٰهِ خدا کی قسم! ایسا نہیں ہو گا۔ آپ کو ہرگز اللہ تعالیٰ رسوا نہیں کرے گا۔ کیونکہ (اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ) آپ ٹوٹتے ہوئے رشتوں کو جوڑنے والے ہیں۔ اور مصیبت زدہ اور بیچارے، جن کا کوئی سہارا نہ ہو اُن کے بوجھ آپ اُٹھا لیتے ہیں اور وہ نیکیاں جو دُنیا سے معدوم ہو چکی ہیں اور وہ اخلاق حسنہ جو قصۂ پارینہ ہو گئے اُن کو آپ زندہ کر رہے ہیں۔ اور آپ بے حد مہمان نواز ہیں اور مصائب زدہ لوگوں پر پڑتے ہیں، زمانے کے زمانے (کا) تعلق نہیں آیا۔ یہاں لفظ بہت پیارے ہیں، تُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ) ضرورت سے مشکلات متعدد ہیں لوگوں کے لئے ان مشکلات میں آپ ہی تو مددگار بنتے ہیں۔

مستشرقین کے اعتراض کا جواب

اس حدیث میں خاص طور پر قابلِ توجہ بات یہ ہے کہ بعض مستشرقین یہ اعتراض کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو گویا اپنی وحی پر کامل یقین نہیں تھا۔ اور یہی وجہ ہے کہ آپ نے خوف کا اظہار فرمایا یا عدم یقین کا اظہار فرمایا۔ اور آپ کو یہ خطرہ لاحق ہوا کہ گویا نعوذ باللہ جن ذہن کوئی آسیب ہے۔ مستشرقین کہتے ہیں کہ اتنی عظیم الشان وحی کا نزول ہو رہا تھا تو کیا آپ کو اپنے رب پر اور اس وحی کی عظمت پر یقین نہیں تھا؟ یہ حقیقت کے خلاف الزام ہے۔ اس کا کوئی بھی تعلق اصل واقعات سے نہیں۔

دو چیزیں جو انبیاء کی زندگی میں نمایاں طور پر نظر آتی ہیں۔ اور اس مضمون کی جتنی بھی باتیں انبیاء سے متعلق علم میں آئیں اُن میں وہی دو چیزیں کارفرما ہوتی ہیں۔

انبیاء کی منکسر المزاجی

پہلی بات یہ کہ انبیاء انتہائی عاجز بندے ہوتے ہیں۔ اتنے منکسر المزاج کہ ان کے وہم و گمان میں بھی نہیں آ سکتا کہ وہ دُنیا میں سرداری کریں یا حکم چلائیں۔ یا ان کو ایسے مقام پر فائز کیا جائے کہ ساری دُنیا کا بوجھ اُن پر ڈال دیا جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی فرماتے ہیں ؎

میں تھا غریب و بیکس و گمنام و بے ہُنر ٭ کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر
لوگوں کی اس طرف کو ذرا بھی نظر نہ تھی ٭ میرے وجود کی بھی کسی کو خبر نہ تھی!

یہ کیفیت ہوتی ہے انبیاء کی۔ اور دُنیا والے سوچ بھی نہیں سکتے کہ اس قسم کے وجود بھی دُنیا میں بس سکتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُن کو چُنا جاتا ہے تو اُن کا سارا وجود لرز جاتا ہے، وہ کانپ جاتے ہیں۔ وہ خوف کھاتے ہیں اپنی جان پر کہ ہم اس حق کو ادا بھی کر سکیں گے کہ نہیں۔ نعوذ باللہ وحی کے بارے میں کوئی شک انبیاء کو نہیں ہوا کرتا، نہ ہو سکتا ہے۔

ذمہ داری کا احساس

چنانچہ دوسرا پہلو ہے ذمہ داری کا احساس کہ جن خُدا نے ہم پر ذمہ داری ڈالی ہے ہم اس کو کیا جواب دیں گے؟ یہ تو اتنا بڑا کام ہے نہ ہم چھوٹے چھوٹے کاموں کا اتنا بوجھ لیا کرتے تھے دل پر۔ اب ساری دُنیا کے بوجھ ڈالے جانے والے ہیں تو ہم کس طرح جواب دیں گے اپنے رب کو؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا اُسوہ تو یہ تھا کہ چھوٹی سی ادنیٰ سی ذمہ داری بھی جو آپ پر ڈالی جاتی آپ اُن کو ادا کرنے میں اپنی جان کو ہلاکت میں ڈال لیتے تھے۔ یہی اُسوہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیش کیا۔ دُنیا کی نظر میں بعض چھوٹی چھوٹی باتیں ہوتی ہیں لیکن انبیاء کی ذمہ داری کے احساس کا آپ اندازہ نہیں کر سکتے کہ کتنا عظیم وہ احساس ہوتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ اُن کے سپرد وہ کام کرتا ہے۔

ایک دفعہ حضرت منشی اروڑے خاں صاحب اور منشی ظفر احمد صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاؤں دبا رہے تھے۔ آپ آرام فرما رہے تھے تو ٹانگیں دباتے دباتے ہاتھ پر جو بڑا کوٹ تھا کی یا قریب کی جیب پر تو اندر سے ان کو ٹھیکریوں کی آواز آئی۔ بڑے متعجب ہوئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ٹھیکریوں سے آپ کو کیا کام؟ جیب سے مٹھا سا ہاتھ ڈال کے ٹھیکریاں نکالیں سمجھا کہ ان کو پھینک دیں۔ سمجھے کہ کسی بچے نے ڈال دی ہوں گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آنکھ کھل گئی۔ فرمایا یہ ٹھیکریاں واپس میری جیب میں ڈال دو۔ میرے محمود نے امانت رکھوائی ہیں۔ اُس نے پوچھے گا تو کیا سمجھے گا کہ میں اس قسم کا امانتدار ہوں۔ میرے پاس امانت رکھوا کے گیا تھا اور میں اس امانت میں خیانت کر رہا ہوں۔ تو جو شخص اپنے بچے کی ٹھیکریوں کی حفاظت کرتا ہے اس پر جب خدا تعالیٰ نے سارے زمانے کی اقدار کا، تو آپ سوچ سکتے ہیں کہ کس قدر اس کے دل کے اوپر بوجھ کی کیفیت ہو گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم تو آقا ہیں۔ یہ تو میں نے غلام کی مثال دی ہے۔ کامل غلام سہی مگر پھر بھی اسی آقا کا غلام تھا!

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گھبراہٹ کا اصل سبب

تو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے دل کی جو کیفیت

تھی وہ ناقابلِ بیان ہے۔ کوئی انسان اس کیفیت کو نہیں پہنچ سکتا اس بیقراری کو دیکھنے کے بعد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے جو عرض کیا وہ بھی بتا رہا ہے کہ آپ سمجھ گئی تھیں کہ کیا مطلب ہے؟ عرض کیا کَلَّا وَاللّٰہِ مَا یُخْزِیْکَ اللّٰہُ اَبَدًا کہ اللہ آپ کو کبھی ذلیل نہیں کرے گا۔ رسوا نہیں کرے گا۔ یہ ہو نہیں سکتا کہ ان صفاتِ حسنہ کے مالک پر اللہ کے پیار کی نظر نہ پڑے اور پھر جو ذمہ داری سپرد کرے اس میں اس کو رسوا ہونے دے۔ یہ وہ مرکزی نکتہ ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی گھبراہٹ اور بے چینی کا جس کا جواب حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے دیا۔

دوسرا پہلو اس میں یہ ہے کہ نبوت کا خدمت سے اور بنی نوع انسان کے ساتھ پیار سے ایک تعلق ہے اور دوسرا جو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے نکتہ سمجھایا وہ سارے کا سارا انہی باتوں سے تعلق رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوق سے بے حد پیار ہے اور یہ ناممکن ہے کہ اپنی مخلوق سے پیار کرنے والوں کو خدا تعالیٰ ضائع کر دے ورنہ یہ سارا پیار ہی نوع انسان کا اُٹھ جائے گا اور انسان تو پہلے ہی غفلت میں ایک دوسرے سے لڑتا، ایک دوسرے کے حق چھیننے کی کوشش کرتا ہے مظلوموں میں مبتلا ہوتا ہے اگر ان خیر خواہوں کو بھی خدا ضائع ہونے دے جو بنی نوع انسان کی ہمدردی کے لئے اپنے سینے میں سارے زمانے کا درد رکھتے ہیں تو پھر کیسے خدا کی خدائی دنیا میں چل سکتی ہے؟ یہ وہ مرکزی نکتہ ہے جس کو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے پکڑا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ عظیم الشان عارفانہ نکتہ بیان فرمایا کہ دراصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت تھی جس نے رحمانیت کا ذرہ ذرہ اُتارا ہے۔ اس کی آہ و زاری تھی اس کا گریہ تھا جس نے رحمٰن خدا کے دل میں ایک جوش پیدا کیا اور تبھی قرآن کریم کو رحمٰن سے نسبت دے دی گئی اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ——— (الرحمٰن آیت ۲، ۳) اس کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ رحمۃ للعالمین ایک زمین پر تھا جس نے بنی نوع انسان پر بے حد ترس کھایا جس طرح بعض اوقات شدتِ گرمی سے بادل آسمان سے کھچے چلے آتے ہیں اور ابھی بھی یہ نظارہ دکھائی دے رہا ہے اللہ کرے آ ہی جائے (چنانچہ اگلی صبح مطلع ابر آلود ہو گیا اور دوپہر کے قریب ہلکی بارش بھی ہوئی۔ ناقل) وہی کیفیت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے دل کی تھی۔ رحمٰن خدا اور رحم کرنے والے بندوں کا ایک ملجھی جوڑ ہے۔ جب رحم جوش میں آتا ہے زمین پر تو رحمانیت اُوپر سے آسمان پر سے جوش میں آجاتی ہے تو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو جو رحمۃ للعالمین قرار دیا گیا ہے یہ وہی صفاتِ حسنہ تھیں جو اس وقت مل رہی تھیں، جو رحمۃ للعالمین کے لئے تیاری ہو رہی تھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے زمین پر۔ یہ اسی کا نقشہ ہے جو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کھینچا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سارے زمانے کا درد لے کر آئے تھے

ایک اور چیز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس ضمن میں بیان فرمائی کہ جو پیغام ہے خدا تعالیٰ کی طرف سے (وہ تو کامل ذات ہے) وہ کیوں کبھی بظاہر ناقص اور کیوں کبھی بظاہر اکمل ہوتا ہے؟ --- اس کی ایک حکمت یہ بھی ہے کہ جتنا زیادہ کسی نبی کو اپنی قوم سے جتنا زیادہ یا زیادہ وسیع تر دائرے میں پیار ہوتا ہے اتنی اس پر ذمہ داری ڈالی جاتی ہے۔ اس شان کا نبی پہلے کبھی آیا نہیں تھا جو ساری دنیا سے برابر ہمدردی رکھتا ہو اگر ایک قوم سے ہمدردی رکھنے والا شخص ہو اور اس کے اوپر غیر قوموں کی ذمہ داری ڈال دی جائے تو ایسی مثال ہو گی جیسے ظالم سوتیلی ماں کے سپرد دوسرے بچے کر دیئے جائیں یا ظالم نہ سہی پھر بھی سوتیلی ماں سوتیلی ماں ہی ہوتی ہے اگر ان کو سوتیلی ماں کی طرف سے مظالم نہ پہنچیں تب بھی بچوں کو پورا اعتماد نہیں ہوتا۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے نبیوں پر اتنی ہی ذمہ داریاں ڈالیں جتنا وہ درد رکھتے تھے اور جتنا وسیع کوئی نبی درد رکھتا تھا اتنی اتنی ہی قوم کی ذمہ داریاں اس پر ڈالی گئیں۔ وہ پہلا جو سارے زمانے کا درد لے کر آیا وہ ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تھے۔

(۲) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَرَی الْمُؤْمِنِیْنَ فِیْ تَرَاحُمِھِمْ وَتَوَادِّھِمْ وَتَعَاطُفِھِمْ کَمَثَلِ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَکٰی عُضْوًا تَدَاعٰی لَہٗ سَائِرُ جَسَدِہٖ بِالسَّھَرِ وَالْحُمّٰی۔

(بخاری کتاب الادب باب رحمۃ الناس والبہائم)

"حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا کہ تم مومنوں کو آپس میں رحم میں، ایک دوسرے سے محبت اور لطف و احسان کا سلوک کرنے میں ایک جسم کی طرح پاؤ گے۔ جب ایک عضو شکایت کرتا ہے تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے اور زبانِ حال سے شکایت کرتا ہے تو تَدَاعٰی لَہٗ سَائِرُ جَسَدِہٖ اس کا سارا جسم جواب دیتا ہے بِالسَّھَرِ وَالْحُمّٰی راتوں کو جاگ کر اور بخار کے ذریعے۔ یعنی کبھی یہ نہیں ہوا کہ کسی کا سر جا رہا ہو تو دماغ کہے کہ میں تو آرام سے سوتا ہوں، مجھے کیا پرواہ ہے، گھٹنا ہو تو کیا فرق پڑتا ہے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قلبی کیفیت

دراصل اس حدیث میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا اپنا نقشہ ہے جیسا کوئی انسان ہوتا ہے ویسا ہی دوسرے پر حسنِ ظن رکھتا ہے اور ہر ایک شخص کے تصورات اپنی ذات سے پھوٹا کرتے ہیں۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا بعینہٖ یہ مزاج تھا اور آپ کے سچے متبعین کا بھی یہی مزاج رہتا چلا آیا ہے اور یہی رہے گا۔ باقی یہ ہے کہ مومن سے تو قعات ان کا نبی کو اپنے مزاج ہی کے مطابق ہوا کرتی ہیں اور دُعا کرتے رہنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ان توقعات پر انسان کو پورا اُترنے کی توفیق بخشے جو اس کے امام کو اس سے وابستہ ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کا ایک بڑا پیارا واقعہ اس ضمن میں مجھے یاد آیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کو ایک شخص نے رات کو عشاء کی نماز کے قریب کہا کہ میری بیوی حمل سے ہیں اور اس وقت بہت سخت تکلیف ہے اور پیدائش کا وقت قریب ہے، بہت بے چین ہیں۔ وہ یہ کہہ کر چلے گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل دُعا کے لئے کھڑے ہو گئے۔ صبح نماز کے وقت ان کے قدموں کی آواز آئی جاپ سے آپ نے پہچان لیا کہ یہ کون شخص ہے اس کو بلایا، پوچھا تمہاری بیوی کا کیا حال ہے؟ انہوں نے کہا حضور رات اسی وقت ہی آپ کی دُعا کے ساتھ، خدا کے فضل سے چند منٹ میں ہی وہ تکلیف دور ہو گئی تھی اور بچہ پیدا ہو گیا۔ فرمایا مجھے بھی تو بتا دیا ہوتا میں ساری رات کھڑا رہا ہوں، اس کے لئے روتا رہا ہوں۔

یہ وہ کیفیت ہے جس کا ذکر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں اور آپ کا وجود ساری زندگی اسی کیفیت میں مبتلا تھا۔

(۳) عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ (بخاری کتاب الایمان باب من الایمان ان یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایمان نہیں لاتا یعنی مومن شمار ہو ہی نہیں سکتا یہاں تک کہ اپنے بھائی کے لئے وہی کچھ چاہے جو وہ اپنے لئے چاہتا ہے۔

مثبت پہلو یہ اس کی دوسری شکل ہے وہ تکلیف والا حصہ جو جسم کا تھا جس کا ذکر اس سے پہلی حدیث میں آچکا ہے) وہ ایک کیفیت ہے بیماری کی۔ اس میں وہ ردِّ عمل ہوتا ہے مرض کا اور دوسرا ہے مثبت پہلو مومن جب چاہتا ہے کچھ چیزیں اپنے لئے اپنے بھائی کے لئے سوچتا ہے اس کو کیا ملنا چاہیئے تو بعینہٖ اپنے نفس پر سوچتا ہے جو کچھ اپنے لئے پسند کرتا ہے دوسرے کے لئے پسند کرتا ہے اور اس میں کوئی بخل سے کام نہیں لیتا۔

(۴) --- عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ

(بخاری کتاب الایمان باب ای الاسلام افضل)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے لوگوں نے پوچھا کہ اے آقا! وہ اسلام کونسا ہے، جو آپ کے نزدیک سب سے افضل ہے؟ آپ نے فرمایا اس شخص کا اسلام جس کے قول ... اور اس کے ہاتھوں سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

مسلمان کے لئے ایک بنیادی شرط

"میں کسی کو بھی دُکھ نہیں پہنچاؤں گا" جو بیعت کے الفاظ ہیں یہ اس حدیث سے اصل میں اخذ کردہ ہیں۔ مسلمان کی ابتدائی شرطوں میں یہ بات داخل ہے کہ وہ دُکھ پہنچانے کی نیت سے کوئی بات نہ کرے، اور کوشش یہ کرے اور دُعا یہ کرے کہ کسی پہلو سے بھی عملاً یا غیر ارادی طور پر بھی کسی کو مجھ سے دُکھ نہ پہنچے۔

اس ضمن میں اور بھی احادیث ہیں۔ لیکن کل بھی وقت زیادہ ہو گیا تھا۔ اس لئے میں اب اس ضمن میں ایک دو اور باتیں پیش کرتا ہوں۔

خالق اور اس کی مخلوق سے پیار لازم و ملزوم ہیں

یہ جو بنی نوع انسان کی ہمدردی اور بنی نوع انسان سے تعلق کا مضمون ہے یہ دراصل خالق کے ساتھ پیار اور خالق کے ساتھ محبت کے مضمون کے ساتھ وابستہ ہے۔ قرآن کریم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق جو فرمایا گیا ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۝ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى۔ (النجم آیت ۹-۱۰) اس کی تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہی فرمائی ہے کہ بظاہر ایک متضاد شکل ہے، لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ جو اللہ سے کامل پیار کرتا ہے وہ مخلوق سے بھی کامل پیار کرتا ہے۔ جو مخلوق سے کامل پیار کرتا ہے وہ اللہ سے بھی کامل پیار کرتا ہے فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى کی تشریح کرتے ہوئے تفسیر فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ یہ دو قوسیں بظاہر الگ الگ ہیں، ایک خالق اور دوسری مخلوق کی قوس لیکن حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم جیسے کامل انسان اپنے خدا کی طرف پورے انقطاع کے بعد اس تعلق کو قائم رکھتے ہوئے پھر بلوری طرح زمین پر جھک گئے بنی نوع انسان کی ہمدردی کے لئے اور وہ درمیانی وتر بن گئے جس [illegible] دو قوسیں کامل طور پر اتصال پا چکی ہیں اور گویا آپ کا وجود خالق اور مخلوق [illegible] رابطہ بن گیا جس میں ایک ذرہ بھی فرق نہ رہا۔

صلحائے اُمت میں بعض بہت پیارے واقعات اس مضمون کے ملتے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ کے نزدیک اپنی مخلوق سے محبت کا کیا مقام ہے؟ حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق روایت ہے کہ ایک دفعہ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام ہاتھ میں ایک صحیفہ پکڑے ہوئے ہیں اور کچھ تلاش کر رہے ہیں۔ انہوں نے پوچھا کہ یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟ انہوں نے کہا یہ ایک رجسٹر ہے جس میں میں ان لوگوں کے نام لکھ رہا ہوں جو اپنے رب سے محبت کرتے ہیں۔ انہوں نے عرض کیا کہ میرا نام بھی ان میں ہے؟ انہوں نے کہا نہیں ابھی تو میں نے نام نہیں دیکھا۔ پھر انہوں نے بڑے درد سے کہا اچھا پھر میرا نام ان لوگوں میں لکھ دو جو اپنے رب کی مخلوق سے محبت کرتے ہیں جو ان سے محبت کرتے ہیں جن سے رب محبت کرتا ہے۔ تب انہوں نے یہ کہا تو جبرائیل نے کہا ذرا ٹھہرو۔ میرے پاس ایک اور رجسٹر بھی ہے اس میں ان لوگوں کا نام لکھتے ہیں جن سے رب محبت کرتا ہے اور وہ دیکھ کر بتایا کہ سب سے پہلے تمہارا نام ہے۔ (تذکرۃ الاولیاء)

تو یہ واقعہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے پیار ہو اور خدا سے نہ ہو، یہ ناممکن ہے جھوٹا پیار ہے۔ مصنوعی ہے اور خدا سے پیار ہو اور مخلوق سے نہ ہو یہ بھی سب جھوٹے قصے ہیں۔ بیک وقت دونوں محبتیں چلتی ہیں، ایک دوسرے کو نمو میں مدد دیتی ہیں ایک محبت دوسری محبت کو بڑھاتی ہے اور لازم اور ملزوم چیزیں ہیں یہاں تک کہ جب کامل پیدا ہوجائے یہ واقعہ رونما ہوتا ہے تو وہ قوس ظاہر ہو جاتی ہے جو مخلوق کی قوس کو خالق کی قوس سے اس طرح ملا دیتی ہے کہ کوئی فرق نہیں رہتا۔"

(منقول از الفضل ۹ر اکتوبر ۱۹۸۱ء)

اعلانِ نکاح

مورخہ ۶/۱۲/۸۲ کو مکرم محمد رحمت اللہ صاحب غوری قاضی جماعت احمدیہ یادگیر نے مکرم نور الدین صاحب کے نکاح کا اعلان مکرمہ سلیمہ بیگم صاحبہ کے ساتھ مبلغ ۱۵۲۵/- روپے حق مہر پر کیا اس خوشی کے موقع پر فریقین نے بالعموم شکرانہ مختلف مدات میں مبلغ ۲۵/- روپے ادا کئے ہیں فجزاهم الله خیرًا۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ بنائے آمین۔

خاکسار: عبد الرحمن شاہ مبلغ سلسلہ یادگیر۔

شانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

محمد مصطفیٰ ہیں مجتبیٰ ہیں — محمد شافع روزِ جزا ہیں
محمد منبع رُشد و ہدایت — محمد منبع جود و سخا ہیں
محمد مرجع حور و ملائک — محمد قدسیوں کے پیشوا ہیں
محمد پیکرِ صدق و صفا ہیں — محمد پیکرِ صبر و رضا ہیں
محمد رحمۃ للعالمیں ہیں — محمد مظہر نور خدا ہیں
محمد حامل قرآن و سُنّت — محمد مختصر بعد از خدا ہیں
محمد مونس و ہمدردِ انساں — محمد دافع کرب و بلا ہیں
محمد کامل و اکمل ترین ہیں — محمد [illegible] خدا ہیں
محمد باعث تخلیق عالم — محمد [illegible] ہر دو سرا ہیں
محمد فخر ہیں [illegible] — محمد ہی امام الانبیاء ہیں
محمد محرم رازِ حقیقی — محمد محور ارض و سما ہیں
محمد حاصل کون و مکاں ہیں — محمد خیر ہیں خیر الوریٰ ہیں
محمد ذات ہیں نورٌ علیٰ نور — محمد مصطفیٰ نورِ خدا ہیں
محمد محسن کونین ٹھہرے — محمد ابتداء ہیں انتہا ہیں
محمد سے جہاں میں روشنی ہے — محمد مہر انوار و ضیا ہیں
مکمل ہیں ابھی جو انسان [illegible] — محمد وہ حقیقت آشنا ہیں
محمد صاحب لولاک [illegible] — [illegible] دو ل [illegible] ہیں
محمد خلق سے پہلے نبی تھے — محمد پاک ختم الانبیاء ہیں
ہوئی مقبول جو [illegible] خدا ہیں — محمد وہ [illegible] دعا ہیں

[illegible] بہت ہی ابھی طاہر
ہر [illegible] محمد مصطفیٰ ہیں

پُر نور ہو عالم نورِ محمد سے منور کر

یا رب شہ لولاک کے قدموں میں نظر کر — اس حسرت ناکام کو اُمید بہ بر کر
ہوں شب تاریک کی ظلمت میں پڑے ہوں — مجبور ہوں لاچار ہوں رحمت کی نظر کر
بھیجا ہے انوار الٰہی نے ہو روشن — پُر نور مری [illegible] نور محمد سے منور کر
کیوں برق [illegible] پہ گرتی ہے ہمیشہ — اب جو بھی پیارا ہے وہ محفوظ مگر کر
جس طرح گزارا ہے لڑکپن کا زمانہ — رنگین [illegible] طرح سے شام و سحر کر
اے رب تو ہی باسط و رازق و غنی ہے — جو [illegible] اپنے کسی اور کا [illegible] نہ کر
یہ اشک ندامت ہے مرا تحفۂ جبیں ہے — اے شان کریمی اسے قطرے سے گہر کر

طاہر در خالق پہ — سر کو نگوں رکھ
راضی بہ رضا ہو کے تو دن اپنے بسر کر

میر مبشر احمد طاہر (آف پسرور) ربوہ

○

قسط اوّل

سیرت حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

خدمتِ خلق کا بے مثال اُسوۂ حسنہ

تقریر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب برموقع جلسہ سالانہ قادیان سنہ ۱۹۸۲ء

وَاعْبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا وَّبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِیْلِ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ مَنْ کَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا ۝

(سورۃ نساء آیت ۳۷)

حرفِ اوّل: ہمارے سید و مولیٰ افضل الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے وقت میں مبعوث ہوئے تھے جبکہ دُنیا ہر ایک پہلو سے خراب اور تباہ ہو چکی تھی جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ظَھَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ (روم آیت ۴۲)

یعنی اس زمانہ میں خشکی اور تری میں لوگوں کے کاموں کی وجہ سے فساد نمایاں ہو گیا ہے یہ اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ جو اہلِ کتاب تھے وہ بھی بگڑ گئے اور جو دوسرے لوگ ہیں جن کو الہام کا پانی نہیں ملا وہ بھی بگڑ گئے۔ پس قرآن شریف کا کام دراصل مُردوں کو زندہ کرنا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ یُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِھَا (حدید آیت ۱۸)

یعنی یہ بات جان لو کہ اب اللہ تعالیٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ نئے سرے سے زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کرنے لگا ہے۔ اس زمانہ میں عرب کا حال نہایت درجہ کی وحشیانہ حالت تک پہنچا ہوا تھا اور کوئی نظامِ انسانیت کا ان میں باقی نہیں رہا تھا اور تمام معاصی ان کی نظر میں فخر کی جگہ تھے۔ ایک ایک شخص صدہا بیویاں کر لیتا تھا۔ حرام کھانا ان کے نزدیک شکار تھا۔ ماؤں کے ساتھ نکاح کرنا حلال سمجھتے تھے اس واسطے اللہ تعالیٰ کو کہنا پڑا کہ حُرِّمَتْ عَلَیْکُمْ اُمَّھٰتُکُمْ (نساء آیت ۲۴)

یعنی آج تمہاری مائیں تم پر حرام کر دی گئی ہیں۔ ایسے ہی مُردار کھایا کرتے تھے۔ آدم خور بھی تھے دُنیا کا کوئی بھی گناہ نہ تھا جو نہ کرتے تھے اکثر معاد کے منکر تھے بہتوں کو ہلاک کر کے ان کے مال کھا لیتے تھے بظاہر تو انسان تھے مگر عقلیں مسلوب تھیں نہ حیا تھی نہ شرم تھی پس ایسے وقت میں اور ایسی قوم کی اصلاح اور خدمت کے لئے ہمارے سید و مولیٰ فخر الرسل حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم شہر مکہ میں ظہور فرما ہوئے۔

آپؐ نے خلق اللہ کی اصلاح اور خدمت اس رنگ میں سر انجام دی کہ ان کو وحشیانہ حالت سے ترقی دے کر انسان بنایا۔ پھر بااخلاق انسان بنایا۔ پھر ترقی دے کر باخدا انسان بنایا اور چونکہ آپ کامل نمونہ تھے اس لئے آپ نے درجہ بدرجہ ان کے حقوق کو عدل و احسان و ایتاء ذی القربیٰ کی تعلیم کے مطابق اپنے اپنے محل پر استعمال فرمایا حتیٰ کہ آپ نے تمام بنی نوعِ انسان پر سورج کی طرح اپنی مدرشنی ڈالی اور چاند کی طرح حضرت الٰہی سے نور حاصل کر کے دوسروں تک پہنچایا اور ان کو بادل کی طرح بارش کی اور پھلا دی کی زمین کی طرح ... ہر ایک کو اور رات کی طرح آپ نے ہر ضعیف کی پردہ پوشی کی اور تھکے ماندوں کو آرام پہنچایا اور آسمان کی طرح ہر ایک حاجتمند کو اپنے سایہ کے نیچے جگہ دی اور وقتوں پر اپنے فیض کی بارشیں برسائیں اور زمین کی طرح کمالِ انکسار سے ان کے لئے بمنزلہ فرش کے بن گئے اور سب کو اپنے کنارِ عاطفت میں لے لیا اور طرح طرح کے میوے ان کے سامنے پیش فرمائے۔

غرض کہ آپؐ نے حقوق العباد کو کمال کے نکتہ تک پہنچایا خدا میں محو ہو کر مخلوق کے سچے خادم بنے اور ان کی مندرجہ بالا خدمت سر انجام دی۔ اس خدمت کا محرک ایمان اور اعمالِ صالح کی خواہش تھی اور جس طرح کائنات کی تمام چیزیں علیحدہ علیحدہ نوعِ انسان کی خدمت کر رہی ہیں آپؐ نے کامل انسان کی حیثیت سے وہ ساری خدمات تنہا انجام دیں۔

خدمتِ خلق کے مضمون کی وسعت

کائنات کی ہر چیز خدا کی مخلوق ہے اور کائنات کا ذرہ ذرہ حسبِ آیت کریمہ سَخَّرَ لَکُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مِّنْہُ (جاثیہ آیت ۱۴) انسان کی خدمت پر لگا ہوا ہے۔ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدائی اخلاق کے مظہرِ اتم ہونے کی حیثیت سے وہی خدمت جو عالمِ کبیر انجام دے رہا ہے عالمِ صغیر کی حیثیت سے سر انجام دی چنانچہ والدین، قریبی رشتہ داروں، بیوی، بچوں، پڑوسیوں، ہمسائیوں اور یتیموں، غلاموں، حاجتمندوں، غریبوں اور مسکینوں، مظلوموں، قرضداروں، اپاہجوں نیز مردوں اور عورتوں، بچوں اور بوڑھوں، زندوں اور مردوں اور ہر لحاظ سے مذہب و ملت تمام نسلِ انسانی کی خدمت کی اور جانوروں، مسافروں اور محروموں حتیٰ کہ ساری کی ساری مخلوق آ جاتی ہے۔ آپ کی یہ مثالی اور بے نظیر خدمات کے دائرہ سے باہر نہ تھی۔

اس جگہ حضور سرکارِ دو جہاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان وسیع تر خدمات کا ذکر جو ایک بحرِ ناپیدا کنار رکھتے ہیں مختصر سے وقت میں بیان کرنا نہ صرف محال بلکہ ناممکن اور کوزے میں دریا کو بند کرنے کے مترادف ہے۔ پس وقت کی رعایت کو ملحوظ رکھتے ہوئے چند پہلوؤں کو ہی نمایاں کرنے کی کوشش کی جائے گی وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

والدین اور قریبی رشتہ داروں کی خدمت اور ان کے حقوق کی ادائیگی

اسلام اور حضرت بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے والدین اور قریبی رشتہ داروں کی خدمات کی بجا آوری کے بارہ میں جس قدر تاکیدی احکامات بیان کئے ہیں وہ اپنی نظیر آپ ہی ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن حکیم میں بیان فرماتا ہے۔

وَقَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَکَ الْکِبَرَ اَحَدُھُمَآ اَوْ کِلٰھُمَا فَلَا تَقُلْ لَّھُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْھَرْھُمَا وَقُلْ لَّھُمَا قَوْلًا کَرِیْمًا ۝

(بنی اسرائیل آیت ۲۴)

ترجمہ:- اور تیرے رب نے اس بات کا تاکیدی حکم دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور نیز یہ کہ اپنے ماں باپ سے اچھا سلوک کرو اگر ان میں سے کسی ایک پر یا ان دونوں پر تیری زندگی میں بڑھاپا آ جائے تو انہیں ان کی کسی بات پر ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے اُف تک نہ کہہ اور نہ انہیں جھڑک اور ان سے ہمیشہ نرمی سے بات کر نیز فرماتا ہے۔

وَاخْفِضْ لَھُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَۃِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْھُمَا کَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا ۝

(بنی اسرائیل آیت ۲۵)

ترجمہ:- اور رحم کے جذبہ کے ماتحت ان کے سامنے عاجزانہ رویہ اختیار کر اور ان کے لئے دُعا کرتے وقت کہا کر کہ میرے رب! ان پر مہربانی فرما کیونکہ انہوں نے بچپن کی حالت میں میری پرورش کی تھی۔ پھر قریبی رشتہ داروں کی خدمت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے خدا تعالیٰ واضح طور سے فرمایا

وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّہٗ

(بنی اسرائیل آیت ۲۷)

کہ قریبی رشتہ داروں کے حقوق بھی ادا کر۔ قرآن مجید کے انہی احکامات وارشادات کی روشنی میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ رَغِمَ اَنْفُہٗ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُہٗ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُہٗ مَنْ اَدْرَکَ اَبَوَیْہِ عِنْدَ الْکِبَرِ اَحَدَھُمَا اَوْ کِلَاھُمَا فَلَمْ یَدْخُلِ الْجَنَّۃَ

(مسلم)

ترجمہ:- حضرت ابو ہریرہؓ آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ــــ غبار آلود ہو ناک اس شخص کی۔ پھر خاک آلود ہو ناک اس کی پھر بھی ہیں ہے اس کی ناک (تین مرتبہ یہ فرمایا) یعنی ذلیل و خوار ہو وہ کہ جس نے اپنے والدین میں سے ایک یا دونوں کو بڑھاپے کی حالت میں پایا پھر ان کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہوا۔

پھر حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابی ہریرہ سے ایک حدیث نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ ایک بار ایک شخص حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! میرے حسن سلوک کا کون زیادہ مستحق ہے آپ نے فرمایا تیری ماں پھر اس نے پوچھا پھر کون؟ آپ نے فرمایا تیری ماں اس نے پوچھا پھر کون؟ آپ نے فرمایا تیری ماں اس نے چوتھی مرتبہ پوچھا پھر کون؟ آپ نے فرمایا ماں کے بعد تیرا باپ تیرے حسن سلوک کا زیادہ مستحق ہے پھر درجہ بدرجہ قریبی رشتہ دار۔

الغرض ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے والدین کی خدمت کی اہمیت اور اللہ تعالیٰ کی نظر میں اس کی قدر و قیمت کے پیش نظر مختلف مواقع پر مختلف انداز سے اپنی اُمت کو اسی کی تعلیم دی چنانچہ بخاری اور مسلم میں یہ روایت آتی ہے کہ ایک دفعہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ

"تین آدمی جا رہے تھے کہ بارش کے سبب وہ ایک غار میں گھس گئے پہاڑ سے ایک چٹان پھسلی اور ان لوگوں پر غار کا منہ بند ہو گیا۔ انہوں میں سے ایک شخص نے دوسرے سے کہا کہ اپنے ان نیک اعمال پر نظر ڈالو جو خاص طور پر خدا کے لئے کئے ہوں اور ان کاموں کے وسیلہ سے خدا سے دعا مانگو اُمید ہے کہ خدا تعالیٰ اس مصیبت کو دُور فرمائے گا۔ (چنانچہ ان میں سے ایک نے اس طرح دعا مانگی کہ میرے ماں باپ بہت بوڑھے تھے۔ میں اپنی آل اولاد سے پہلے اپنے ماں باپ کو دودھ پلایا کرتا تھا ایک روز ایسا ہوا کہ میں دیر سے گھر پہنچا اور وہ دونوں سو گئے میں نے حسب معمول دودھ دوہا اور دودھ لے کر ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو دونوں کو سوتا ہوا پایا۔ مجھ کو ان کو جگانا بھی بُرا معلوم ہوا اور یہ بھی کہ ان سے پہلے بچوں کو پلا دوں اور بچے میرے پاؤں کے پاس بھوک سے بلبلا رہے تھے اور چلا رہے تھے میں دودھ لئے کھڑا رہا۔ صبح تک یہی کیفیت رہی جب وہ بیدار ہوئے تو میں نے ان کو دودھ پلایا۔ اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام محض تیری رضامندی کے لئے کیا ہے تو ہم سے اس پتھر کی مصیبت دُور فرما جس میں ہم مبتلا ہیں پس پتھر کچھ دُور ہٹ گیا۔

پس حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں پر نہایت ہی دلکش انداز میں والدین کی خدمت کی طرف لوگوں کو متوجہ فرمایا وہاں پر قریبی رشتہ داروں کی خدمت اور صلہ رحمی کی ایسی اچھوتی تعلیم دی کہ جس کی مثال تاریخ پیش کرنے سے قاصر ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ

عن انس بن مالک رضی اللّٰہ عنہ قال سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول من سرّہ ان یبسط علیہ رزقہ او ینسأ فی اثرہ فلیصل رحمہ (مسلم)

ترجمہ:- حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سُنا ــــ

"جو شخص رزق کی فراخی چاہتا ہے اسے صلہ رحمی کا خلق اختیار کرنا چاہیئے یعنی اپنے رشتہ داروں سے بنا کر رکھنی چاہیئے"۔

اسی طرح ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرے ایسے رشتہ دار ہیں کہ اگر میں ان سے صلہ رحمی کروں اور بنا کر رکھوں تو وہ مجھ سے قطع تعلق کرتے ہیں اگر حسن سلوک کروں تو بدسلوکی کرتے ہیں اور اگر میں ان کے حق میں بردباری سے کام لوں تو وہ میرے خلاف جہالت یعنی اشتعال انگیزی کا رویہ اختیار کرتے ہیں۔ آپ نے یہ سُن کر فرمایا جیسا تو نے کہا ہے اگر تو ایسا ہی ہے تو تُو ان کے منہ میں مٹی ڈالتا ہے یعنی تیرا ان کا ہاتھ اوپر ہے اور جب تک تو اس حالت میں ہے ان کے خلاف اللہ تعالیٰ تیری مدد کرتا رہے گا۔" (مسلم)

پھر جب ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی زندگی کی طرف نظر ڈالتے ہیں تو آپ کو والدین اور قریبی رشتہ داروں کی خدمت کے بلند ترین مقام پر پاتے ہیں آپ کی پیدائش سے قبل آپ کے والد کا انتقال ہو چکا ہے اور والدہ ماجدہ بھی بچپن میں ہی جب کہ آپ کی عمر چھ سال کی تھی وفات پا گئی تھیں اور آپ یتیم ہو گئے تھے دُرِّ یتیم آپ نے پہلے اپنے دادا اور پھر چچا ابو طالب کی سرپرستی میں گزارا پیدائش کے بعد شروع شروع میں آپ کی والدہ اور ابو لہب کی آزاد کردہ لونڈی ثویبہ نے آپ کو دودھ پلایا تھا پھر عرب کے دستور کے مطابق آپ کی رضاعت مستقل طور پر حلیمہ کے سپرد ہو گئی۔ تقریباً پانچ سال کی عمر تک آپ حلیمہ کے پاس ہی رہے۔ حلیمہ آپ کو بہت عزیز رکھتی تھی اس کے بعد آپ اپنی والدہ کی کفالت میں آ گئے جب آپ کی عمر چھ سال کی ہو گئی تو آپ کی والدہ ماجدہ اپنے رشتہ دار بنو نجار سے ملنے کی غرض سے یثرب گئیں اور آپ کو بھی اپنے ساتھ لے گئیں ایک ماہ کے قیام کے بعد جب واپس روانہ ہوئیں تو راستہ میں بیمار ہو گئیں اور مقام ابواء میں انتقال فرما گئیں اور وہیں دفن کی گئیں۔ زمانہ نبوت میں جب آپ مقام ابواء سے گزرے تو آپ اپنی والدہ کی قبر پر بھی تشریف لے گئے اور رو پڑے صحابہ نے بھی جب یہ نظارہ دیکھا تو وہ بھی رو پڑے۔ چھوٹی عمر میں آپ کی والدہ کی وفات نے آپ کے قلب اطہر پر بہت گہرا اور مستقل اثر ڈالا جسے آپ نے کبھی نہیں بھلایا۔ جلالی دور میں کسی شخص کے آپ سے مرعوب ہونے پر آپ نے اپنی والدہ کی غربت کا زمانہ یاد کرتے ہوئے اس کی طبیعت کے خوف کے اثر کو زائل فرمایا۔

ثویبہ جسے چند روز آپ کو دودھ پلانے کا شرف حاصل ہوا تھا اسے بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی نہیں بھولے جب تک وہ زندہ رہی آپ ہمیشہ اس کی مدد فرماتے رہے۔ اس کے مرنے کے بعد آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا اس کا کوئی رشتہ دار باقی ہے تو معلوم ہوا کہ کوئی نہیں ہے۔

پھر ثویبہ سے بعد حلیمہ کی پانچ سالہ خدمت کوئی معمولی خدمت نہ تھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو چھوٹی سی چھوٹی خدمت کو بھی فراموش نہیں کرتے تھے آپ نے عمر بھر حلیمہ کی خدمت جاری رکھی اور ہمیشہ ہی اس کے ساتھ اعلیٰ سلوک فرمایا چنانچہ مکہ میں جب ایک بار قحط پڑا اور حلیمہ مکہ میں آئی تو آپ نے اُسے چالیس بکریاں اور ایک اونٹ عطا فرمایا۔ زمانہ نبوت میں وہ ایک دفعہ مکہ میں آئی تو آپ اسے دیکھتے ہی میری ماں میری ماں کہتے ہوئے تعظیماً کھڑے ہو گئے اور اپنے اوپر کی چادر اتار کر اس کے لئے بچھا دی پھر جنگ حنین میں ہوازن قبیلہ کے چھ ہزار قیدی پکڑے ہوئے آئے تو آپ نے اسی رشتہ کی خاطر ان سب کو آزاد کر دیا اور کوئی فدیہ نہیں لیا اور اپنی رضاعی بہن جو ان قیدیوں میں آئی تھی انعام سے مالا مال کر کے واپس کیا۔

پھر آپ کے والد بزرگوار نے جو ترکہ چھوڑا وہ بھی قابل ذکر ہے وہ چار یہ ہیں ایک اونٹ۔ چند بکریاں اور ایک لونڈی اُم ایمن۔ اسی لونڈی کے ساتھ آپ اپنی والدہ کی وفات کے بعد اپنے دادا کے پاس پہنچے تھے آپ نے اس لونڈی کے ساتھ بھی جو سلوک فرمایا تھا وہ اپنی والدین کی بے مثال محبت کا آئینہ دار ہے چنانچہ ابعد میں اُم ایمن کی شادی حضرت زید بن حارثہ سے کرائی اور ہمیشہ ہی ان کی نگہداشت فرماتے رہے اسی کے بطن سے اسامہ بن زید پیدا ہوئے جن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بے حد محبت فرماتے تھے اور ان کو ایسا اعزاز عطا فرمایا کہ وفات سے قبل جو لشکر آپ نے بھجوانے کا ارشاد فرمایا تھا اس کا کمانڈر حضرت اسامہ بن زید کو ہی مقرر فرمایا تھا۔ بڑے بڑے جلیل القدر صحابہ بھی انہیں کے ماتحت شریک لشکر تھے۔

پھر آپ نے اپنے چچا ابو طالب کی خدمت اس رنگ میں سرانجام دی کہ آپ کے چچا عیالدار اور غریب تھے۔ بڑی تنگی سے ان کا گزارا چلتا تھا جب ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تنگی کو دیکھا تو ایک دن اپنے چچا عباس بن عبدالمطلب سے فرمانے لگے کہ چچا تمہارے بھائی ابو طالب کی حالت بہت تنگ ہے۔ کیا ہی اچھا ہو کہ ان کے بیٹوں میں سے ایک کو آپ اپنے گھر لے جائیں اور ایک کو میں لے آؤں چنانچہ دونوں مل کر ابو طالب کے پاس گئے اور درخواست کر کے جعفر کو حضرت عباس اپنے گھر لے آئے اور علی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لے آئے حضرت علیؓ کی عمر اس وقت پانچ چھ سال کی تھی اس کے بعد حضرت علیؓ ہمیشہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہی رہے اور آپ ہی کی تربیت اور حسن سلوک سے انہوں نے اُمت میں ایک ممتاز مقام حاصل کیا۔

(باقی

اُمتِ محمدیہ میں غیر شرعی نبوت کا اجراء

شارح حدیث حضرت امام نوویؒ کی رائے

حضرت محی الدین ابوزکریا یحییٰ بن شرف النووی مشہور شارح حدیث ہیں آپ ۶۳۱ھ میں نوای کے گاؤں میں پیدا ہوئے جو دمشق کے قریب ہے چھوٹی عمر میں ہی آپ نے قرآن پاک حفظ کر لیا تھا۔ آپ کے والد ماجد کی ایک دکان تھی وہ آپ کو کام کاج کے لئے لے جاتے لیکن آپ کی توجہ زیادہ تر قرآن کریم اور دینی علوم کی طرف ہی رہی۔ آپ کے والد دینی علوم کی طرف میلان کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور سارے کام چھڑا کر تعلیم کی راہ پر لگا دیا انیس برس کی عمر میں گھر سے نکلے اور دمشق جا کر مدرسۃ الرواحیہ میں داخلہ لیا تنگی ترشی کی معاشی تھی لیکن آپ کے عزم میں فرق نہ آیا۔ ہر مشکل سے مردانہ وار دو چار ہوئے آپ نہایت کم سوتے تھے تاکہ نیند علم سے تغافل نہ کرے آخر وقت سے آپ نے مختلف علوم سیکھے چوبیس برس کی عمر میں آپ نے مسندِ تدریس سنبھال لی اس وقت آپ بے مثال محنت سے فقیہ ہو چکے تھے۔

سلطان بیبرس بہت جابر فرمانروا تھا اس نے ناروا ٹیکس لگائے تو امام نوویؒ نے انہیں سختی سے لکھا کہ انہیں منسوخ کرو اور لوگوں کو ان کا حق واپس دلاؤ سلطان اس وجہ سے ناراض ہو گیا لیکن امام نووی بے خوف تھے۔ سلطان سے دو بدو ہم کلام ہوئے اور اپنا مطالبہ دہرایا سلطان نے آپ کو قید میں ڈالنا چاہا لیکن آپ کی علمی جلالت سے مرعوب ہو گیا اور اپنے ارادہ سے باز آیا وہ آپ کی جرأت ایمانی حق گوئی اور بے باکی سے خائف رہتا تھا بعض روایات میں ہے سلطان نے آپ کو کچھ عرصہ کے لئے دمشق سے نکلوا دیا تھا امام نووی نے ۶۷۶ھ میں اپنے گاؤں نوی میں وفات پائی۔ آپ کی وفات کی خبر دمشق پہنچی تو شہر کے در و دیوار سے نالہ و بکا کا شور برپا ہو گیا۔ آپ کا مزار اب تک مرجع خلائق ہے۔

تالیفات امام نووی نے کئی کتابیں لکھیں جن میں حسب ذیل قابل ذکر ہیں۔ شرح صحیح مسلم۔ ریاض الصالحین۔ کتاب الاذکار۔ کتاب الایضاح مناقب شافعی۔ تہذیب الاسماء واللغات۔ کتاب الاربعین۔ بستان روضۃ کتاب المنتقیات الشافعیہ۔

آپ کے مزید حالات طبقات الشافعیہ سبکی، مرآۃ الجنان یافعی، آف اسلام میں دیکھے جا سکتے ہیں۔

اُمتِ محمدیہ میں غیر شرعی نبی آسکتے ہیں

حضرت امام نوویؒ کی رائے میں اُمتِ محمدیہ میں غیر شرعی نبی ظہور پذیر ہو سکتے ہیں شرح صحیح مسلم میں آپ معتزلہ اور جہمیوں کے خیالات کی تردید کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:-

"اُمتِ محمدیہ میں مسیح و مہدی کا ظہور ختم نبوت کے منافی نہیں کیونکہ حضرت مسیح کوئی نئی شریعت نہیں لائیں گے بلکہ شریعتِ محمدیہ کا نفاذ کریں گے۔"

(صحیح مسلم شرح نووی جلد ۱۸ (xiii) صفحہ ۷۵ و ۷۶)

(بحوالہ تصنیف محمد عثمان صالح "اسلام میں مہدی کا خیال" غیر مطبوعہ مقالہ ایڈنبرا ۱۹۷۶ء)

جماعت احمدیہ کا مسلک بھی یہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں یعنی نبیوں کی مہر ہیں لہٰذا اُمتِ محمدیہ میں صرف ایسے نبی ظہور پذیر ہو سکتے ہیں جو حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی مُہرِ تصدیق کے حامل ہوں یعنی غیر شرعی نبی ہوں۔ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی بانی سلسلہ احمدیہ ظلی اور غیر تشریعی نبی تھے اور آپ کے وجود میں مسیح اور مہدی کی علامات اور پیشگوئیاں پوری ہو چکی ہیں گویا اُمتِ محمدیہ میں ایسے نبی آ سکتے ہیں شریعت والی نبوت ہمیشہ کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو چکی ہے۔ حضرت امام ابن عربی۔ مولانا رومی اور حضرت مولانا قاسم نانوتوی نے ختم نبوت کی یہی تشریح کی ہے اور حضرت امام نوویؒ کی بھی یہی رائے ہے۔ خاکسار نے حضرت امام نووی کی یہ رائے ایک غیر مطبوعہ مقالہ پی۔ ایچ۔ ڈی مصنف محمد عثمان صالح (ایڈنبرا ۱۹۷۶ء) سے لی ہے اُمید ہے کہ کوئی دوست امام نووی کی شرح صحیح مسلم کی نزول مسیح والی احادیث کے ضمن میں اصل عربی عبارت بھی مہیا کر سکیں گے۔

نبوت کے ضمن میں جماعتِ احمدیہ کا مسلک وہی ہے جو ائمہ اسلام سے اکابر صوفیہ اور علمائے اُمت کا رہا ہے ؎

ساقی بھی وہی میخانہ وہی پھر اس میں کہاں غیرت کا محل
ہے دشمن خود دیکھیگا جس کو آتے ہیں نظر میخانے دو (کلام محمود)

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بابرکت

علماء سلسلہ کی پُر مغز اور دلچسپ علمی تقاریر

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب تیماپوری مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

قادیان ۱۹ صلح (جنوری)۔ آج یہاں ٹھیک پونے نو بجے صبح زیر صدارت محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی قائمقام ناظر اعلیٰ کی صدارت میں شاندار جماعتی روایات کے مطابق جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بابرکت انعقاد عمل میں آیا جس میں علماء سلسلہ نے حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے مختلف اہم پہلوؤں پر نہایت دلچسپ اور دلنشین انداز میں روشنی ڈالی۔ قادیان کے تمام احمدی احباب اور بچے اور برعایت پردہ مستورات بھی اس بابرکت تقریب میں شریک ہوئیں لوکل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام منعقدہ اس جلسہ کا آغاز مکرم مولوی عبد الکریم صاحب ملکانہ کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم سید عبد الحق صاحب آف برہ پورہ (بہار) کی نظم خوانی سے ہوا۔ سب سے پہلی تقریر زیر عنوان

انسانیتِ کاملہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ

... صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ ... آپ نے اپنی تقریر ... کا ... اسوۂ حسنہ کے مفہوم کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ کامل نبی کامل انسان ہوتا ہے چنانچہ اس کے ثبوت میں آپ نے آنحضرت صلعم کے کمال عقل، کمال حسب و نسب، کمال علم و معرفت، کمال قوت قدسی اور کمال محبت الٰہی کو تفصیل سے بیان کیا اور مختلف قرآنی آیات اور تاریخی شواہد کی روشنی میں بتایا کہ آنحضرت صلعم ہر دور اور ہر طبقہ کے لئے کامل نمونہ ہیں۔

اجلاس کی دوسری تقریر محترم مولوی عبد الحق صاحب فضل مدرس مدرسہ احمدیہ کی زیر عنوان

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غیر مسلم مشاہیر کی نظر میں"

ہوئی۔ موصوف نے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کا اثر نہ صرف مسلمانوں اور صحابہ رضوان اللہ علیہم پر ہوا بلکہ کفار اور غیر مسلم بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہے اس ضمن میں آپ نے خاص طور پر قرون اولیٰ میں حضرت ابو طالب پر حضور کی قوت قدسیہ کا جو اثر ہوا اس پر روشنی ڈالی نیز حضور کے رفیع الشان منصب اور مقام کے متعلق دور حاضر کے غیر مسلم مشاہیر سر ولیم میور، جیا تما گاندھی ... ... مسٹر ... ... اور برنارڈ شا کے برملا اعترافات پڑھ کر سنائے۔

اس کے بعد مظفر احمد صاحب اقبال نے خوش الحانی کے ساتھ ایک نظم پڑھی۔ اجلاس کی تیسری اور آخری تقریر

"شانِ خاتم النبیین صلعم اور جماعتِ احمدیہ"

کے زیر عنوان محترم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان کی ہوئی موصوف نے بتایا کہ جماعت احمدیہ بصدق دل آنحضرت صلعم کو خاتم النبیین مانتی ہے آنحضرت صلعم کی شان ملائکہ سے بھی بڑھ کر ہے جس کا ثبوت واقعہ معراج ہے۔ آپ کی قوت قدسیہ کی ہی بدولت اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آپ کی شاگردی میں مقام نبوت عطا ہوا۔

آخر میں صدر محترم نے حضور صلعم کے اخلاق فاضلہ کے چند ایمان افروز واقعات سنائے۔ اختتامی ...

افسوس! سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ السلام کے آخری درویش صحابی

حضرت بھائی الٰہ دین صاحب آف شاہدرہ لاہور وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

قادیان ۲۸ ؍ فتح (دسمبر) — تار بذریعہ ٹیلیفون نہایت گہرے دلی رنج اور دکھ کے ساتھ یہ خبر نہایت افسوس سے اطلاع پہنچائی جا رہی ہے کہ تقسیم کے ابتدائی ایام میں حفاظت مقامات مقدسہ کی غرض سے عارضی طور پر قادیان میں دھونی رمانے والے سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درویش صحابی حضرت بھائی الٰہ دین صاحب آف شاہدرہ (لاہور) بوجہ ضعف و نقاہت ایک لمبے عرصہ تک فریش رہنے کے بعد آج بعد نماز فجر بوقت پونے چھ بجے صبح بعمر تقریباً ۸۵ سال اس دار فانی سے رحلت فرما کر دار فانی میں اپنے مولا حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

محترم حضرت بھائی الٰہ دین صاحب رضی اللہ عنہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے جلیل القدر صحابی حضرت میاں احمد دین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ متوطن شاہدرہ (لاہور) کے بڑے فرزند ہونے کی وجہ سے نہ صرف پیدائشی احمدی تھے بلکہ خود آپ کو بھی اپنے بزرگ والد کی معیت میں جلسہ سالانہ منعقدہ ۱۹۰۶ء میں شرکت اور سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ اس بابرکت موقعہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ عرض کرنے پر حضور نے ازراہ شفقت آپ کے سر پر اپنا دست مبارک رکھا اور اس طرح آپ بھی اصحاب احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خوش نصیب زمرہ میں شامل ہو گئے۔

کچھ عرصہ بعد آپ کے والد بزرگوار حضرت میاں احمد دین صاحب شاہدرہ سے ہجرت کر کے مستقل طور پر قادیان میں فروکش ہو گئے تاہم حضرت بھائی جی بدستور شاہدرہ میں ہی درزی کا کام کرتے رہے۔ آپ عوام و علماء کے پابند اور بزرگ تھے۔ شاہدرہ میں جماعت کی دو مسجدوں میں سے ایک مسجد جو آپ کی وجہ سے مسجد درزیاں کے نام سے معروف تھی آپ کے دم سے آباد تھی ایک عرصہ تک آپ اس مسجد میں امامت اور درس و تدریس کا مقدس فریضہ انجام دیتے رہے۔

ملکی تقسیم کے وقت سیدنا حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بابرکت تحریک پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے آپ نے بھی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دائمی مرکز قادیان اور اس کے مقدس مقامات کی حفاظت کے لئے خود کو پیش کر دیا اور ۱۹۴۷ء میں اپنی مشفق بیوی و نواسے اور اکلوتے فرزند کو شاہدرہ میں چھوڑ کر بحیثیت درویش مستقل طور پر قادیان میں سکونت پذیر ہو گئے۔ درویشی کا یہ ۳۶ سالہ طویل دور آپ نے جس درجہ اخلاص، وفا، ثبات اور بے لوث خدمت سلسلہ میں گزارا وہ اپنی مثال آپ ہے۔ آپ کا شفیق اور بزرگ وجود قادیان کے ہر فرد کے لئے رحمت تھا۔ آپ کی وفات سے جہاں افسوسناک کمی واقع ہوئی وہاں قادیان کا حضرت سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دربار سعادت کی اس آخری نشانی سے ہمیشہ کے لئے محروم ہو گیا۔ جب تک آپ کی صحت نے ساتھ دیا آپ بطور رکن صدر انجمن احمدیہ دفتر نظارت میں پوری لگن اور تندہی کے ساتھ سلسلہ کی مستقل تبلیغی خدمات بجا لانے کے ساتھ ساتھ ایک لمبے عرصہ تک مجلس انصار اللہ قادیان میں بحیثیت سیکرٹری ... اور مسجد مبارک میں بحیثیت مؤذن خدمت بجا لاتے رہے۔ مسجد مبارک میں نماز تہجد اور ماہ رمضان المبارک کے دوران تراویح کے بعد نماز وتر بھی آپ ہی پڑھایا کرتے تھے۔

عرصہ قریباً چار پانچ سال قبل حضرت بھائی جی کو اعصابی کمزوری کی شکایت شروع ہو گئی جو عمر کے ساتھ ساتھ بڑھتی چلی گئی بیماری کے اس تمام عرصہ میں آپ مسجد مبارک سے ملحقہ حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں فروکش رہے اور آپ کو ہر ممکن طبی اور غذائی سہولت بہم پہنچائی جاتی رہی۔ اس اثناء میں گزشتہ ایک سال سے عزیزم مکرم الیاس ابن مکرم محمد اسمٰعیل صاحب دیوڑ درگئی متعلم مدرسہ احمدیہ کو بطور خاص حضرت بھائی جی کی تیمارداری و خدمت بجا لانے کی سعادت ملی۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ خیراً۔ ۲۷ ؍ دسمبر ۸۲ کی شام کو اچانک آپ کی تکلیف زیادہ ہو گئی کمزوری محسوس ہونے لگی جس پر سانس بھی تنفس بھی بڑھ گیا۔ فوری طور پر مکرم حکیم چوہدری بدرالدین صاحب عامل اور مکرم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر کو بلایا گیا۔ انجکشن دیئے گئے جس سے وقتی طور پر بہتری آ گئی مگر رات قریباً دو بجے سانس میں گھٹن اور بیہوشی کی تکلیف پھر شروع ہو گئی نیز قے کی شکایت ہو گئی۔ محترم حکیم بدرالدین صاحب عامل، مکرم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر اور مکرم حکیم محمد دین صاحب نے دوبارہ معائنہ کیا۔ اس وقت تو بیماری کا غلبہ طاری تھا۔ مکرم ڈاکٹر صاحب اسی وقت ضروری ادویات لانے کے لئے اپنے کلینک تشریف لے گئے مگر قبل اس کے کہ موصوف واپس پہنچتے بھائی جی کو ایک قے آئی اور پھر منہ صاف کر کے آپ کو دوبارہ بستر پر لٹاتے ہی سانس کا تسلسل ٹوٹ گیا اور سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ السلام کا یہ عاشق صادق اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر کے اپنے آقا کے قدموں میں حاضر ہو گیا۔

بوقت وفات بیہوشی اور سردی کی شدید لہر کی وجہ سے موسم بہت زیادہ خراب تھا۔ بارش کے ہونے پر بعد نماز ظہر و عصر ٹھیک دو بجے بہشتی مقبرہ مہمان خانہ سے متصل خیمہ میں محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ نے کثیر التعداد احباب جماعت کی معیت میں آپ کی نماز جنازہ ادا کی۔ بعدہ نعش بہشتی مقبرہ لے جائی گئی جہاں آپ کو قطعہ صحابہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری قائمقام امیر مقامی نے دعا کرائی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اللہ تعالیٰ آپ پر بے حساب رحمتیں نازل فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔

حضرت بھائی جی کی اندوہناک وفات ساری جماعت بالخصوص درویشان قادیان کے لئے ایک ناقابل تلافی نقصان کی حیثیت رکھتی ہے۔ ادارہ بدر اس اندوہناک سانحہ پر حضرت بھائی جی کی اہلیہ محترمہ اور آپ کے فرزند مکرم نور الدین صاحب مقیم شاہدرہ لاہور نیز جملہ عزیز و اقارب سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے ان کے غم میں برابر کا شریک ہے۔ دعا ہے کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضرت بھائی جی کو جنت الفردوس میں بلند درجات سے نوازے اور ہم سب کو آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

افسوس! محترم حکیم میر غلام محمد صاحب یاری پورہ وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

افسوس محترم حکیم میر غلام محمد صاحب صدر جماعت احمدیہ یاری پورہ کشمیر ایک ماہ تک فریش رہنے کے بعد مورخہ ۲۱ ؍ ۱۲ ؍ ۸۲ کو بوقت صبح ۸:۰۰ بجے بعمر قریباً ۶۳ سال اپنے مولا کریم کو پیارے ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

مرحوم کافی عرصہ سے معدہ کی تکلیف و دیگر عوارض میں مبتلا تھے جس کی وجہ سے جسم دن بدن کمزور ہوتا جا رہا تھا۔ مقامی طور پر ہر ممکن تدبیر اختیار کرنے کے بعد سرینگر میں بڑے ہسپتال میں بھی علاج کیا گیا مگر رفتہ رفتہ کمزوری بڑھتی گئی یہاں تک کہ داعی اجل کو لبیک کہا۔

مرحوم چونکہ موصی تھے اس لئے ان کی انتہائی خواہش تھی کہ وفات پانے کے بعد بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین ہو سکے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ان کی خواہش پوری فرمائی۔ مورخہ ۲۲ ؍ ۱۲ ؍ ۸۲ کو صبح ۴ بجے ان کا جنازہ قادیان پہنچایا گیا جبکہ سب سے بڑے لواحقین بھی قادیان پہنچے جبکہ کچھ لواحقین و افراد جماعت یاری پورہ پہلے سے ہی قادیان میں موجود تھے۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے ٹھیک ساڑھے نو بجے مدرسہ احمدیہ کے صحن میں کثیر التعداد احباب کی معیت میں نماز جنازہ پڑھائی اور دعا فرمائی۔ بعدہ جنازہ کو کندھا دیا۔ بعدہ پونے پانچ بجے شام بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے اجتماعی دعا کرائی۔

مرحوم کشمیر کے وفات یافتہ موصیان میں سے پہلے موصی ہیں جن کی نعش پہلی بار کشمیر سے قادیان پہنچی اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئی۔ الحمد للہ۔

آپ عرصہ دراز سے جماعت احمدیہ یاری پورہ کے صدر کی حیثیت سے بڑی دلجمعی سے کام کر رہے تھے کچھ عرصہ جماعت احمدیہ کشمیر کے نائب امیر اور سیکرٹری بھی رہے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بڑا خاندان سوگوار چھوڑا ہے۔ ان کی وفات سے جماعت احمدیہ یاری پورہ ایک جواں ہمت اور مخلص بزرگ سے محروم ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے نیز جماعت یاری پورہ میں ان کی وفات سے جو خلا پیدا ہوا ہے اسے اپنے فضل سے پورا کرے۔ آمین۔ خاکسار میر عبدالرحمن عاجز

وصایا

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان میں سے کسی وصیت کے متعلق کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ایک ماہ کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ کریں۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر ۱۴۵۳۳: میں عطیہ پروین زوجہ اختر عالم لارجی قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ حیدرآباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۴/۸۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج ہے۔

حق مہر بذمہ خاوند	۵۰۰۰ — ۰۰
زیور انگوٹھی کان کی بالیاں	۴۸۰۰ — ۰۰
میزان	۹۸۰۰ — ۰۰

اس کے علاوہ مجھے اپنے خاوند کی طرف سے بطور جیب خرچ پچیس روپے ماہوار ملتے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہوں گی نیز میری وفات پر جس قدر میرا ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی میری یہ وصیت ماہ مئی ۱۹۸۲ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد — حمید الدین شمس
الامۃ — عطیہ پروین
گواہ شد — اختر عالم

وصیت نمبر ۱۴۵۳۵: میں احمد عبد الباسط ولد مولوی احمد عبد اللہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازم بینک عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ حیدرآباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۴/۸۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ اس وقت کچھ بھی نہیں ہے۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ ۵۰۰/- روپے ماہوار ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتا رہوں گا نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری یہ وصیت ماہ مئی ۱۹۸۲ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد — حمید الدین شمس
العبد — احمد عبد الباسط
گواہ شد — سید جہانگیر علی

وصیت نمبر ۱۴۵۳۶: میں احمد عبد المنان ولد مولوی احمد عبد اللہ صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ حیدرآباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۴/۸۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ صرف ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ ۸۰۰ روپے [illegible] میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو کرتا رہوں گا اور اگر کچھ جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتا رہوں گا نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی میری یہ وصیت ماہ مئی ۱۹۸۲ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد — محمد احمد غوری
العبد — احمد عبد المنان
گواہ شد — سید جہانگیر علی

وصیت نمبر ۱۴۵۳۷: میں احمد عبد الحکیم ولد احمد عبد اللہ صاحب مرحوم مولوی فاضل قوم احمدی مسلمان پیشہ پرائیویٹ سروس عمر ۳۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ حیدرآباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۴/۸۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کچھ بھی نہیں ہے میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت مبلغ ساڑھے چار ہزار روپے ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد — محمد معین الدین امیر جماعت حیدرآباد
العبد — احمد عبد الحکیم
گواہ شد — احمد حسین

وصیت نمبر ۱۴۵۳۸: میں احمد عبد العزیز ولد محمد عثمان مولوی فاضل قوم احمدی مسلمان پیشہ خانگی ملازم عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ حیدرآباد ضلع آندھرا صوبہ آندھرا

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۴/۸۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ اس وقت تک کچھ بھی نہیں ہے ایک مکان جو تین بھائیوں میں مشترکہ ہے جب میرے قبضہ میں یہ جائیداد آئے گی تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میرا گزارہ اس وقت ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ ۱۲۰۰/- روپے ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد — محمد معین الدین امیر جماعت حیدرآباد
العبد — احمد عبد العزیز
گواہ شد — محمد عبد الحفیظ

وصیت نمبر ۱۴۵۳۹: میں احمد عبد الباسط ولد محمد عثمان صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت سرکاری عمر ۴۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ حیدرآباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۴/۸۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ اس وقت کچھ بھی نہیں ہے۔ ایک مکان جو تین بھائیوں میں مشترک ہے۔ جب میرے قبضہ میں یہ جائیداد آئے گی تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میرا گزارہ اس وقت ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ ۸۰۰/- روپیہ ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد — محمد معین الدین امیر جماعت حیدرآباد
العبد — احمد عبد الباسط
گواہ شد — سید جہانگیر علی

اخبار بدر کی توسیع اشاعت میں حصہ لینا ہر مخلص احمدی کا فرض ہے (مینیجر بدر قادیان)

اعلاناتِ نکاح اور تقاریبِ شادی و رخصتانہ

(۱) ـــ مورخہ ۱۲/۱۱/۸۲ کو مکرم مولوی برہان احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ نے مکرم ایم بشیر احمد صاحب ابن مکرم ایم عبدالرحمٰن صاحب ساکن سورب کا نکاح عزیزہ اختر الشفیر صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر محمد امام صاحب مرحوم ساکن شیموگہ کے ساتھ مبلغ پچیس صد روپے حق مہر پر پڑھا۔ اسی روز شادی کی تقریب عمل میں آئی اور دوسرے روز مکرم ایم عبدالرحمٰن صاحب نے دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں احمدی اور غیر احمدی احباب بکثرت شریک ہوئے مکرم ایم عبدالرحمٰن صاحب نے اس خوشی کے موقع پر بطور شکرانہ مختلف مدات میں پچھتر ۷۵ روپے ادا کئے ہیں فجزاہ اللہ خیراً۔

(۲) ـــ مورخہ ۱۵/۱۱/۸۲ کو مکرم مولوی برہان احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ نے ہی مکرم داؤد احمد صاحب ابن مکرم ڈاکٹر محمد امام صاحب مرحوم ساکن شیموگہ کا نکاح عزیزہ اشرف النساء صاحبہ بنت مکرم ایم عبدالرحمٰن صاحب ساکن سورب کے ساتھ مبلغ پچیس صد روپے حق مہر پر پڑھا۔ اسی روز رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی اور اگلے روز مکرم محمود احمد صاحب نے اپنے بھائی مکرم داؤد احمد صاحب کی طرف سے دعوت ولیمہ کا انتظام کیا جس میں بہت سے احمدی اور غیر احمدی احباب نے شرکت کی۔ مکرم محمود احمد صاحب نے اس خوشی کے موقع پر بطور شکرانہ مختلف مدات میں پچھتر روپے ادا کئے ہیں فجزاہ اللہ خیراً۔

قارئین بدر سے ان تمام رشتوں کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے ـــ (ادارہ)

ولادت

(۱) ... اپنے فضل سے مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب احمدی ... کی بیٹی محترمہ فرزانہ ملک صاحبہ اہلیہ مکرم بشارت احمد صاحب کو ... بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام ... ملک تجویز کیا گیا ہے۔

(۲) ... مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان کو اللہ تعالیٰ نے ... فضل سے بتاریخ ۳۰/۱۲/۸۲ سول ہسپتال ... میں تین بچیوں کے بعد دوسرا ... فرمایا۔ نومولود مکرم محمد امام صاحب غوری حیدرآباد دکن کا پوتا اور محترم مولوی ... صاحب فاضل قادیانی مرحوم کا نواسہ ہے۔

قارئین بدر سے نومولودین کے نیک صالح و خادم دین ہونے اور صحت و عافیت والی دراز عمر کے لئے دُعا کی درخواست ہے

(ادارہ)

دالاتی ... یافتہ ایک ہونہار احمدی نوجوان کے لئے درخواستِ دُعا

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے آخری روز مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۸۲ء بروز اتوار مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب ابن مکرم چوہدری عبدالرشید صاحب شاہنواز میڈیکل سٹورز لاہور کو پہلا طلائی تمغہ اپنی خلافت کا عطا فرمایا۔ برادرم موصوف امسال MBA کے امتحان میں ملتان یونیورسٹی بھر میں اول پوزیشن حاصل کر کے حضور کی طرف سے بھی گولڈ میڈل کے مستحق قرار دیئے گئے ہیں۔ عزیزم مکرم چوہدری ... بخش صاحب دارالصدر ربوہ کے پوتے اور مکرم چوہدری ناظر دین صاحب آف چک جھمرہ کے نواسے ہیں۔ قارئین بدر سے دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ برادرم موصوف کو مزید بہتر ترقیات سے نوازے اور ہمیشہ خادم دین بنائے آمین۔ خاکسار: عبدالمالک نمائندہ خاص وقف جدید انڈیا ... لاہور

۲۲ اور مکرم عبدالمنان صاحب انڈونیشیا نے جلسہ سالانہ ربوہ سے متعلق اپنے تاثرات اور چشم دید حالات بیان فرمائے۔

اللہ تعالیٰ تمام احباب کا مرکز سلسلہ میں آنا ہر جہت سے بابرکت کرے اور تبلیغی نقطۂ نگاہ سے بھی ... نمایاں کامیابی عطا فرماتے آمین۔

درخواستہائے دُعا

● ـــ مکرم فتح محمد خان صاحب ... دارالنصر (غربی) ربوہ ... عزیزم مکرم حافظ برہان محمد خان صاحب ... جامعہ احمدیہ ربوہ کی ... نمایاں کامیابی نیز اپنی اور اپنی اہلیہ کی کامل صحت و شفایابی اور نیک مقاصد میں حصول کامیابی کے لئے ● ـــ مکرم محمد اقبال صاحب احمدی ... شیموگہ دیاری پورہ (کشمیر) مبلغ دس روپے امانت بدر میں ادا کر کے اہل و عیال کی دینی و دنیوی ترقیات اور کاروبار کے بابرکت ہونے کے لئے ● ـــ مکرم عبدالمالک صاحب نمائندہ خصوصی وقف جدید لاہور تمام اہل خانہ کی صحت و سلامتی دینی و دنیوی ترقیات اور جملہ نیک مقاصد میں کامیابی کے حصول کے لئے ● ـــ مکرم مبارک احمد صاحب سورب (کرناٹک) مالی پریشانیوں کے ازالہ اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ● ـــ مکرم شیخ محمود احمد صاحب ... جملہ پریشانیوں کے ازالہ اور نیک مقاصد میں کامیابی کے حصول کے لئے ● ـــ مکرم عزیز احمد صاحب ملتان (پاکستان) اپنے چھوٹے بھائی عزیز مکرم مختار احمد صاحب مقیم ہمبرگ (مغربی جرمنی) کی پریشانیوں کے ازالہ نیز برادر مکرم سعید محمد انور ہاشمی صاحب ... کینیڈا کی اہلیہ اور تائی جان محترمہ ... بی بی صاحبہ کی کامل صحت و شفایابی کے لئے ● ـــ مکرم غلام احمد صاحب ... ناصر آباد (کشمیر) مبلغ دس روپے مد اعانت بدر میں ادا کر کے اپنے برادر زادہ عزیز ... احمد ... کی امتحان میٹرک میں نمایاں کامیابی کے لئے ● ـــ مکرم عبدالمنان صاحب ... ناصر آباد (کشمیر) مد اعانت بدر میں ... روپیہ ادا کر کے اپنی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ● مکرم عبدالحمید صاحب پڈر ناصر آباد (کشمیر) مبلغ دس روپے اعانت بدر میں ادا کر کے اپنی اہلیہ کی پیٹ کے ایک پیچیدہ ... معجزانہ شفایابی اور صحت کاملہ کے لئے ● ـــ مکرم محمد سلیم صاحب زاہد ... اسلام آباد (کشمیر) دس روپے مد اعانت بدر میں ادا کر کے اپنی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ● ـــ مکرم قریشی محمود احمد صاحب ... اپنے بیٹے عزیز طارق محمود احمد ... کے امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے ● ـــ مکرم میر عبدالرحمٰن صاحب ... ضلع اسلام آباد جماعت احمدیہ ... تمام بچوں کی بیٹے اپنے امتحان میں نمایاں کامیابی نیز والدین اور اہل و عیال کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ● ـــ مکرم عبدالحمید صاحب اکاؤنٹنٹ آفیسر ... اپنے ... کے بیٹے کی ران کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے عزیز کی کامل صحت و شفایابی کے لئے ● ـــ مکرم عبدالمجید صاحب ناک ... اپنی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے قارئین بدر کی خدمت میں دُعا کی ... درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

اخبارِ قادیان

● ـــ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ... اللہ تعالیٰ کے فارم پر بطور نگران متعین مکرم قریشی محمد سلطان صاحب احمدی ... مورخہ ۲۷/۱۲/۸۲ بوقت قریباً نو بجے براستہ ترکھاناں والی شہر کی طرف آ رہے تھے کہ سول لائنز چونگی کے پاس پختہ سڑک کراس کرتے ہوئے ان کی سائیکل ہر چووال کی طرف سے آ رہی ایک بس سے جا ٹکرائی جس سے موصوف کے سر اور دائیں پہلو کی پسلیوں پر شدید چوٹیں آئیں اور موصوف اسی وقت بیہوش ہو گئے۔ سول ہسپتال کے ڈاکٹر ... بٹالہ کے سول ہسپتال میں لے جایا گیا ... موصوف کا بدستور علاج ہو رہا ہے حالت پہلے سے نسبتاً بہتر ہے تاہم ابھی ... ہوش نہیں آیا معالج ڈاکٹر کا خیال ہے کہ حالت خطرہ سے باہر ہے۔ قارئین بدر سے ... درخواست ہے کہ شافی مطلق خدا محض اپنے فضل اور معجزانہ قدرت نمائی سے ... بھائی کو کامل صحت و شفایابی سے نوازے آمین۔

● ـــ ... زیر اشاعت ... بیعت سے غیر ملکی احباب جو جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کے بعد زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے۔ مرکز سلسلہ میں آنے والے ان مہمانان کرام میں سے مورخہ ۹/۱۲/۸۲ کو بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں مکرم ڈاکٹر میر جعفر علی صاحب مقیم امریکہ اور مکرم محمد ناصر صاحب ابن مکرم مولوی عبدالاحد صاحب سماٹری مرحوم نے مورخہ ۱۲/۱/۸۳ کو مکرم افتخار احمد صاحب ایاز تنزانیہ، مکرم نذیر احمد صاحب ایاز امریکہ اور مکرم مرزا عبدالشکور صاحب لندن نے نیز مورخہ ۱/۱/۸۳ کو مکرم کمال یوسف صاحب سکینڈے نیویا، مکرم فضل الٰہی صاحب ابن مکرم مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر مبلغ سپین مکرم ڈاکٹر نور احمد صاحب تنزانیہ ...

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۶/۵/۳۱ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PHONE 275475
RESIDENCE 273903 } CALCUTTA – 700073.

"اَلْخَیْرُ کُلُّهٗ فِی الْقُرْاٰنِ"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA Phone 23-9302

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA – 700072.

"چاہیئے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں"

(ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

منجانب :- تپسیا ربر ورکس

۲۴ تپسیا روڈ۔ کلکتہ ۳۹

"میں وہی ہوں"

جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا۔

(فتح اسلام ص۷ تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی بوٹ مل } نمبر ۵۰-۲-۱۸ فلک نما حیدر آباد ۵۰۰۲۵۳

"محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش :- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ۔ کلکتہ ۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS

2 – TOPSIA ROAD, CALCUTTA – 39

"AUTOCENTRE" تار کا پتہ

23-5222
25-1652 } ٹیلیفون نمبرز

آٹو ٹریڈرز

۱۶ مینگو لین۔ کلکتہ۔ ۷۰۰۰۰۱

HM ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار
برائے : ایمبسڈر ● بیڈفورڈ ● ٹریکر HM

SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر!

ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں۔

AUTO TRADERS.

16 – MANGOE LANE CALCUTTA – 700001.

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹروں کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

آٹو ونگس

AUTOWINGS

32, SECOND MAIN ROAD

C.I.T. COLONY.

MADRAS – 600004

Phone No. 76360.

رحیم کاٹیج انڈسٹری

ریگزین۔ فوم۔ چمڑے۔ جینس اور ویلویٹ۔ سے تیار کردہ

بہترین۔ معیاری اور پائیدار

سوٹ کیس۔ بریف کیس۔ سکول بیگ :

ایئر بیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)

ہینڈ پرس۔ منی پرس۔ پاسپورٹ کور

اور بیلٹ کے

مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز :-

RAHIM

COTTAGE INDUSTRIES,

17-A, RASOOL BUILDING.

MOHAMEDAN CROSS LANE

MADANPURA,

BOMBAY – 400008.

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب :- احمدیہ مسلم مشن - ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ کلکتہ ۔۔۔۔۔ فون نمبر ۴۴۴۷۱۷

ارشادِ نبوی ؐ

یُمسِکُ عَنِ الشَّرِّ فَاِنَّھَا صَدَقَۃٌ ۔ (صحیح مسلم)

ترجمہ :- بُرائی سے بچنا بھی صدقتہ کا حکم رکھتا ہے۔

محتاجِ دُعا :- یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

"عفو و درگزر کرنے سے اللہ بندے کی عزت کو بڑھاتا ہے۔" (صحیح مسلم)

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام

"شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں۔ وہ کاٹا جائے گا۔"
(کشتی نوح)

۳۲ - سیکنڈ مین روڈ
سی آئی ٹی کالونی
مدراس - ۶۰۰۰۰۴

پیشکش :- محمد امان اختر - نیاز سلطانہ
پارٹنرز **سلطان موٹرس**

ABCOY LEATHER ARTS

34/3 3RD. MAIN ROAD
KASTURBANAGAR, BANGALORE, 560026.
MANUFACTURERS OF:-

AMMUNITION BOOTS
&
INDUSTRIAL SAFETY BOOTS.

سچ اور کامیابی کا راز تقویٰ ہے

ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

ریڈیو - ٹی وی - بجلی کے پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس
(ڈولفن ایڈ یریٹر، سروس کمیشن ایجنٹ)
غلام محمد اینڈ سنز - سمائٹ پورہ - پاری پورہ - کشمیر

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ۲ صفحہ)

فون نمبر ۴۲۹۱۲۶
ٹیلیگرام - سٹار بون

سٹار بون مل اینڈ فرٹیلائزر کمپنی

سپلائرز - کرشڈ بون - بون میل - بون سینیوس - ہارن ہوفس وغیرہ!

(پتہ)

نمبر ۲/۴/۲۴۰ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن - حیدرآباد - ۲۷ (آندھرا)

حیدرآباد میں

فون نمبر ۴۴۴۳۰۱

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابلِ بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپیرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)

۴۸۷ - ۱ - ۱۶ [illegible] آباد - حیدرآباد - ۳۶ (آندھرا پردیش)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکرِ الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

NIR ®
CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں

اعلیٰ معیار، مضبوط اور دیدہ زیب ربڑ شیٹ، ہوائی چپل، نیز ریڈ پلاسٹک اور نائیلون کے جوتے